Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 31

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

22 رمضان 1434 ہجری قمری 1 ظہور 1392 ہش یکم اگست 2013ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

حقیقی عید وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے انعامات کے ساتھ ہو اور حقیقی انعامات ملتے ہیں اللہ اور رسول کی اطاعت کی وجہ سے۔ ان انعامات کا ذکر اس آیت میں ہے جہاں نبی، صدیق، شہید اور صالح کے کمالات عطا کئے جانے کی بشارت ہے۔

(خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کی پہلی عید کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز، ولولہ انگیز، پُرشوکت خطبہ عید الفطر)

پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الفتوح لندن میں 2/اکتوبر 2008 کو (خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کی پہلی عید کے موقع پر جو بصیرت افروز، ولولہ انگیز، پُرشوکت خطبہ عید الفطر فرمایا اس کا خلاصہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 17/اکتوبر 2008 کے شکریہ کے ساتھ قارئین بدر کے لیے پیش ہے۔ (مدیر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے عید کا دن ہے جسے عید الفطر کہتے ہیں۔ عید کا لفظی مطلب تو یہ ہے کہ بار بار لوٹ کر آنے والی چیز۔ ہماری اسلامی اصطلاح میں یہ لفظ یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یعنی رمضان کے بعد جس دن ہم کھانے پینے اور خوشی منانے کے لئے آزاد ہوتے ہیں۔ اور عید الاضحیٰ وہ ہے جس کا تعلق حج اور قربانی کے ساتھ ہے۔ حدیث میں بھی آتا ہے کہ یہ دن کھانے پینے اور خوشی منانے کا دن ہے۔ اس لئے ہر خوشی کے موقع پر عید کا لفظ بولا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ عید ہر سال میں دو دفعہ آتی ہے اور اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ جو قربانی تم نے نفس کی، مال کی یا کسی بھی قسم کی دی ہے خدا تعالیٰ تمہیں کہتا ہے کہ ان قربانیوں پر خوشی کا اظہار کرو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر تھیں۔ پس یہ عید بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی منائی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہی یہ عید بھی منائی جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں جہاں عید کا لفظ استعمال ہوا ہے وہ مسلمانوں کے حوالہ سے نہیں ہوا بلکہ عیسائیوں کے حوالہ سے ہوا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے اللہ ہمارے لئے آسمان سے مائدہ اُتار جو ہمارے پہلوں اور آخرین کے لئے عید ہو۔ حضور نے فرمایا کہ اس آیت کے سیاق و سباق سے پتہ چلتا ہے کہ یہ عید کسی قربانی کے عوض نہیں مانگی جا رہی نہ ہی خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی قربانی کے عوض عطا ہو رہی ہے۔ پہلوں اور آخرین کے لئے رزق اللہ تعالیٰ نے اتارا لیکن ساتھ ہی یہ تنبیہ بھی فرما دی کہ اگر اس کے بعد ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بھی بڑا سخت ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس سارے مضمون پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تنبیہ اس لئے فرمائی ہے کہ اس عالم الغیب والشہادۃ خدا کو علم تھا کہ اس قوم سے ناشکری ہوگی اور اس کے نتیجہ میں سزا بھی پائے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک مومن کی عید وہ ہے جو بار بار آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشیوں کا پیغام لے کر آتی ہے۔ حضور نے سورۃ فاتحہ کی دعا اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ کے حوالہ سے بتایا کہ وہ اس دعا کی قبولیت کے نشان لے کر آتی ہے۔ دُنیاوی رزق تو ختم ہونے والی چیز ہے لیکن روحانی رزق تو نہ ختم ہونے والے ہیں اور یہ وہ انعامات ہیں جن کا قرآن کریم کی اس آیت میں ذکر ہے جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بھی اللہ اور اس رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں میں شامل ہوگا جن پر خدا نے انعام کیا۔ حضور نے فرمایا کہ حقیقی عید وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے انعامات کے ساتھ ہو اور حقیقی انعامات ملتے ہیں اللہ اور رسول کی اطاعت کی وجہ سے۔ اور اس اطاعت کی وجہ سے ان انعامات کی انتہا اس زمانہ میں خدا نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر فرمائی جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسیح و مہدی بنا کر بھیجا، جن کا درجہ نبی کا ہے لیکن آنحضرت ﷺ کی اطاعت اور غلامی کی وجہ سے۔ پس یہ انعامات ہیں جو ایک احمدی کو دوسروں سے ممتاز کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ دوسرے مسلمان جنہوں نے زمانے کے امام کو نہیں مانا یہ عقیدہ رکھنے کی وجہ سے کہ اب آنحضرت ﷺ کی پیروی میں بھی کوئی نبی نہیں آ سکتا اپنے پر ان انعامات کے دروازے بند کر رہے ہیں جو نبی کے بعد صدیق، شہید اور صالح کی صورت میں ہو سکتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج حقیقی عید اگر ہے تو احمدیوں کی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر ان انعاموں کی امید رکھتے ہیں جو آنحضرت ﷺ کی غلامی میں رہنے سے مل سکتے ہیں۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے بتایا کہ ہم نماز میں دعا کرتے ہیں اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ اس سے یہی مطلب ہے کہ ہم خدا سے ترقیٔ ایمان اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے چار قسم کے نشان چار کمال کے رنگ میں چاہتے ہیں یعنی نبیوں کا کمال، صدیقوں کا کمال، شہیدوں کا کمال اور صلحاء کا کمال۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے ان چاروں قسم کے کمالات کی مزید تفصیل و تشریح بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ حضور علیہ السلام کے ان اقتباسات سے جہاں ہمیں اس بات پر شکرگزاری کا احساس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں اس منعم علیہ گروہ میں شامل کر دیا جنہوں نے زمانہ کے امام کو مان کر قرآن کریم کا صحیح فہم حاصل کرنے کی کوشش کی وہاں ان ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے جو ایک احمدی کو ان مرتبوں تک پہنچانے کے لئے ادا کرنے کی کوشش کے لئے ضروری ہیں۔

حضور نے فرمایا: پس رمضان میں جس دور سے ہم گزرے ہیں جن میں عبادات بھی ہیں، قرآن کریم کی تلاوت، درس اور اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق غور و فکر کی توفیق بھی ہے، نفس کی قربانیوں کی ٹریننگ بھی ہے، اعلیٰ اخلاق کے اظہار کی طرف توجہ بھی ہے اس کو اب اپنی زندگیوں میں باقاعدگی سے اور تسلسل سے جاری رکھنا ہی ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی کامل اطاعت اور قرب کا ذریعہ بنائے گا۔ اور یہی حقیقی عید ہے جو قربانیوں اور اصلاح کی طرف توجہ اور تبدیلی کے بعد ایک مومن کو حاصل ہوتی ہے۔

حضور نے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نیکیوں کا اجر بہت بڑھا کر عطا فرماتا ہے۔ ایک جگہ فرمایا کہ جنہوں نے نیکی کی ہے انہیں دس گنا اجر ملے گا۔ اس پہلو سے تیس روزوں کے بدلے تین سو دنوں کا ثواب دیا اور اگر کوئی شوال کے چھ روزے بھی رکھے تو تین سو ساٹھ دنوں کا ثواب

ہوگیا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ عید رمضان میں خدا کی خاطر قربانی کرتے ہوئے، ہر جائز بات سے خدا کی خاطر رکتے ہوئے گزارنے کی کوشش پر ایک ظاہری انعام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب ہم نے خدا اور رسول کی اطاعت کرتے ہوئے آنحضرتؐ کے عاشق صادق کو مان لیا تو خدا تعالیٰ اس نیکی کے کام کو بے اجر نہیں چھوڑے گا۔ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ جس طرح خدا کی خاطر کیا ہوا کوئی عمل بے اجر نہیں اسی طرح یہ قربانیاں بھی جو احمدی کرتے ہیں ضائع جانے والی نہیں ہیں۔ اگر آج ہم پر تنگی اور قربانی کا دَور ہے تو آسانی بھی آنے والی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے انعامات کی لامحدود بارش ہوگی۔ حضور نے آیت قرآنی اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا (سورۃ الم نشرح:7-8) کے حوالہ سے بتایا کہ الْعُسْر کہہ کر تنگی کو محدود کیا ہے اور یُسْرًا کو غیر محدود کیا ہے۔

حضور نے غیر احمدی مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جو زمانہ کے امام کا انکار کرنے والے ہیں وہ ان انعاموں سے انکاری ہیں کہ خدا نبی، صدیق، شہید اور صالح پیدا کرنے والا ہے۔ جو لوگ قرآن مجید میں نسخ کے قائل ہیں انہیں کیا پتہ کہ صدق کیا ہے۔ جہاں حیا، امانت، صداقت غائب ہو جائیں، جہاں جھوٹ، تعدّی اور ظلم نے ڈیرے ڈالے ہوں، جو مصلحتاً جھوٹ بولنے کو جائز قرار دیتے ہوں ان کا صدیقیت سے کیا تعلق۔ جو مظلوموں کی جان لینا ثواب سمجھتے ہوں ان کا ایمان کس طرح مضبوط کہلا سکتا ہے۔ کس منہ سے وہ اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کا ماننے والا کہہ سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارے آقا و مولا ﷺ نے توحجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں کی جانوں، مالوں اور عزتوں کی حرمت کا اعلان فرمایا تھا اور یہ اس خدا اور اس رسول کے نام پر یہ حرکتیں کرکے پھر خادم ختم نبوت کہلانے کے نعرے لگاتے ہیں، دوسروں کی جانیں لینے پر اُکساتے ہیں اور خود جان دینے کا نام سن کر ہی جان نکل رہی ہوتی ہے۔ ہر طرح کے روحانی امراض میں مبتلا ہیں۔ فساد کرنے کے لئے ہر دم تیار ہیں۔ یہ نہ صدیق ہیں، نہ شہید بنے اور نہ صالح بن سکتے ہیں۔ نبوت کے پہلے ہی انکاری ہیں۔ خدا کے انعاموں کے دروازے پہلے ہی بند کر لئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج ہمیں اس بات پر تکلیف دی جاتی ہے، ہمارے پیاروں کو شہید کیا جاتا ہے کہ ہم کیوں اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ خدا کی نعمتوں کے دروازے بند نہیں ہو سکتے اور کیوں ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کا فیض اس حد تک جاری ہے کہ آپؐ کی پیروی سے نبوت کا انعام بھی مل سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دشمن کو اپنی حرکتوں میں مصروف رہنے دیں۔ کامیابیاں آنے والی ہیں۔ انکار کرنے والے ذلیل و رسوا ہوں گے۔ ہم احمدیوں کے لئے کوئی وجہ نہیں کہ ہم ان تنگیوں اور قربانیوں سے پریشان ہوں۔ احمدیوں کی قربانیوں کا سلسلہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے شروع ہوا۔ ان شہیدوں نے، پیچھے آنے والوں کے لئے جو عظیم الشان مثالیں قائم کی تھیں اسے جماعت نے بھلایا نہیں بلکہ یہ سلسلہ آج تک چل رہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دشمن نے رمضان میں ہمارے خلاف جو محاذ کھڑا کیا تھا وہ سمجھتا ہے کہ اس نے ہمارے رمضان اور عید کو خراب کیا، ہمیں غمزدہ کر دیا۔ حضور نے فرمایا کہ ان کی ان حرکتوں سے تو ہمیں اللہ کے فضل سے پہلے سے بڑھ کر رمضان کے فیض پانے کی توفیق ملی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اے دُشمن بدفطرت اور بدنوا کُچھ ہوش کر کہ ہم پر ان ظلموں کا بدلہ لینے والا خدا تمہاری یہ سب حرکتیں دیکھ رہا ہے۔ جب اس کی چکّی چلتی ہے تو ہر چیز کو پیس کر رکھ دیتی ہے۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے ہر دم اور ہر آن یہ نوید دی ہے اور دے رہا ہے کہ جس طرح روزوں میں خدا تعالیٰ کی خاطر کی گئی قربانیاں تمہیں عید دکھاتی ہیں یہ قربانیاں بھی انشاء اللہ تعالیٰ رنگ لائیں گی۔ ہم جس طرح روزوں سے گزر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہم نے اپنے نفسوں پر کنٹرول رکھا تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ جماعتی مخالفتوں اور سختیوں سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ احمدی ثبات قدم دکھاتے ہوئے گزر جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ دشمن اس بات پر خوش ہے کہ ہم نے جماعت کے دو مفید وجود شہید کر دئے تو یہ اس کی بھول ہے۔ ہم اس بات پر خوش ہیں کہ جتنی بڑی قربانیاں ہیں اتنی ہی بڑی خوشخبریاں بھی ملنے والی ہیں۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ان خوشخبریوں کو جن کے نشان خدا تعالیٰ ظاہر فرما رہا ہے کہیں ہمارے نیک اعمال او رعبادتوں میں کمیاں، پیچھے نہ لے جائیں۔ ہماری حقیقی عیدیں انشاء اللہ آنے والی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کے جھنڈے تلے الٰہی وعدوں کے مطابق تمام نیک فطرتوں نے آنا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر آج سعادت و سلامتی کی راہیں پھیلنی ہیں تو ان لوگوں کے ہاتھوں سے جنہوں نے مسیح محمدی اور زمانے کے امام کو مانا ہے۔ مخالفین جتنا چاہیں زور لگالیں یہ الٰہی تقدیر ہے، اس نے غالب آنا ہے۔ ابھی ان کی نظریں اس صداقت کو دیکھ نہیں رہیں۔ لیکن انشاء اللہ تعالیٰ وہ فجر طلوع ہوگی تو ان دھندلی آنکھوں کو بھی نظر آجائے گا کہ جو امام الزمان نے کہا تھا سچ کہا تھا۔ اس وقت جماعت احمدیہ کی خاطر قربانی کرنے والے اور اپنا خون بہانے والے ہر شہید کے جسم کا ہر ذرہ یہ اعلان کر رہا ہوگا کہ دیکھو او بد بخت اور بدقسمت کیا میرا خون رائیگاں گیا ہے؟ اس وقت شہید کی اولادیں اور پیارے خوشی سے یہ اعلان کر رہے ہوں گے کہ دیکھو ہمارے باپ، ہمارے خاوند، ہمارے دادا، ہمارے نانا، ہماری بہنیں، ہمارے بھائی جو قربانی کر گئے تھے وہ آج اس فجر کے ساتھ پہلے سے بڑھ کر روشن اور چمکدار نظر آ رہے ہیں۔ آج ہمیں وہ حقیقی عید نظر آ رہی ہے جس کی خاطر قومیں قربانی کیا کرتی ہیں۔ اس فجر کے طلوع ہونے کے ساتھ ہمیں اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ کیا گیا یہ وعدہ پوری شان سے پورا ہوتا نظر آئے گا کہ اَلْعِیْدُ الْاٰخَرُ تَنَالُ مِنْہُ فَتْحًا عَظِیْمًا۔ یعنی ایک اور عید ہے جس میں تُو بڑی فتح پائے گا۔ وہ وقت ہوگا جب ہر احمدی، مسیح محمدی کی جماعت کا ہر فرد، مبارک سو مبارک کی صدائیں بلند کر رہا ہوگا۔ حقیقت میں یہی عید ہے جو ہر احمدی کی زندگی کا آخری مقصد ہے اور یہی عید ہے جس کے حصول کے لئے ہم نے ہر وقت اپنے قادر و توانا اور مستجاب الدعوات خدا کے آگے جھکے رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اس کی توفیق دیتا چلا جائے تا کہ احمدیت اور حقیقی اسلام کو تمام دنیا پر غالب آتا دیکھ لیں۔

حضور ایدہ اللہ نے آخر پر سب دنیا کے احمدیوں کو عید مبارک دیتے ہوئے فرمایا کہ خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کی یہ پہلی عید ہے۔ ہمارے لئے یہ ہزاروں لاکھوں برکتیں لے کر آئے اور اس حقیقی عید کے نظارے دکھائے جو ہمارا آخری مقصد ہے۔ حضور نے دعا کی تحریک کرتے ہوئے احباب کو اسلام کے غلبہ کے دن نزدیک لانے اور جماعت کو ہر شر سے بچانے کے لئے دعا کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ آج احمدیت کی مخالفت صرف پاکستان میں نہیں بلکہ ہر اس خطے میں ہے جہاں احمدیت کی ترقی نظر آ رہی ہے۔ حضور نے شہداء احمدیت کے درجات کی بلندی اور ان کے پسماندگان کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اور خاص طور پر ان شہداء کا ذکر فرمایا جن کی جدائی بالکل تازہ ہے۔ اسی طرح حضور نے اسیران راہ مولا کی رہائی، واقفین زندگی اور واقفین نَو کے لئے، مجاہدین تحریک جدید و وقف جدید اور سلسلہ کے تمام خدمت کرنے والوں کے لئے جن میں نمایاں ایم ٹی اے کے کارکنان بھی ہیں۔ اور تمام داعیان الی اللہ کے لئے، تمام بیماروں اور مشکل میں گرفتار لوگوں کے لئے، اہالیان قادیان کے لئے کہ اللہ اُنہیں مسیح کی بستی میں رہنے کا حق ادا کرنے کی توفیق دے، اہالیان ربوہ کے لئے اللہ تعالیٰ ان کی رونقیں جلد لوٹائے، پاکستان کے احمدیوں کے لئے کہ سب سے زیادہ احمدیت کی مخالفت پاکستان میں ہے لیکن بڑے صبر، ہمت اور حوصلہ سے ان حالات کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ غرضیکہ حضور نے اس طرح سے دعاؤں کی تحریک فرماتے ہوئے خطبہ کا اختتام فرمایا اور بعد ازاں ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی جس میں ایم ٹی اے کی وساطت سے ساری دنیا کے تمام براعظموں میں پھیلے ہوئے لاکھوں کروڑوں احمدی شامل ہوئے۔

❁❁❁

ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 26؍ستمبر 2008 میں فرمایا:

’’صرف رمضان اور رمضان کے جمعے یا صرف آخری جمعہ ہمیں عبادتوں میں توجہ دلانے والا نہ ہو بلکہ سال کا ہر جمعہ اور ہر دن ہمیں خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی طرف توجہ دلانے والا ہو۔ پس ہر احمدی کو اس بات کو پلّے باندھنے کی ضرورت ہے اور باندھنی چاہئے کہ صرف رمضان کا جمعہ نہیں یا آخری جمعہ نہیں جس کے لئے بعض لوگوں میں اہتمام کیا جاتا ہے کہ جس طرح بھی ہو ضرور مسجد جانا ہے یا بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ عید ضرور عیدگاہ یا مسجد میں جا کر پڑھنی ہے۔ جبکہ عید کی اہمیت کے بارے میں قرآن کریم میں براہ راست کوئی حکم نہیں ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ عید کی اتنی اہمیت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس میں شامل ہونے کی خاص تاکید فرمائی ہے اور ان عورتوں کو بھی عید پر جانے کا حکم ہے جنہوں نے نماز نہیں پڑھنی لیکن جمعہ کے بارے میں کوئی ایسا حکم نہیں ہے کہ ضرور شامل ہونا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس بات کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے کہ عید پر جانے کا حکم صرف اس لئے نہیں کہ سال کے بعد دو رکعت پڑھ لینے سے یا چند منٹ کا خطبہ سن لینے سے گناہ بخشے جائیں گے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور جو عبادت اور قربانی کی توفیق ملی یا جس کی خواہش تھی لیکن مجبوری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہی اس پر مکمل عمل نہ ہو سکا۔ لیکن کیونکہ اب اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اس کے شکرانے کی عبادت میں شامل ہو تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہو سکیں، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے والے ہوں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ توفیق دے کہ عبادت کا ہر فرض پورا کرنے والے بن سکیں اور نوافل کی توفیق پا سکیں تو تب ہی ہر عید میں شامل ہونے کا فائدہ ہے اور یہی ایک مومن کی شان ہے کہ ایسی عید منانے کی کوشش کرے۔‘‘

(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 17؍اکتوبر 2008 صفحہ 6)

خطبہ جمعہ

قرآنِ کریم کے تمام احکامات، تمام اوامر ونواہی جو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ضروری ہیں، اُن کی بنیاد عاجزی اور انکساری ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستوں پر نہیں چلا جاسکتا اور اُس کے احکامات پر عمل نہیں ہوسکتا اگر عاجزی سے اُس کے فضل کے حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو۔

ہم نے اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا ہے، ہم نے اگر خدا تعالیٰ کی مدد سے حصہ لینا ہے، ہم نے اگر اپنے صبر کے پھل کھانے ہیں، ہم نے اگر اپنی دعاؤں کی مقبولیت کے نظارے دیکھنے ہیں تو پھر عاجزی دکھاتے ہوئے اور مستقل مزاجی سے خدا تعالیٰ کے حضور جھکے رہنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ یہ عاجزی کوئی آسان کام ہے۔ بہت سی اَنائیں، بہت سی ضدیں، بہت سی سستیاں، بہت سی دنیا کی لالچ، بہت سی دنیا کی دلچسپیاں ایسی ہیں جو یہ مقام حاصل کرنے نہیں دیتیں۔

جماعت پاکستان کے لئے جو وہاں پاکستان میں حالات ہیں، اُن کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی مشکلات کو دور فرمائے۔ اُن کے ایمانوں کو مضبوط رکھے اور خدا تعالیٰ سے تعلق میں اللہ تعالیٰ اُن کو بڑھاتا چلا جائے۔ پاکستان میں رہنے والے احمدی بھی اپنے ایمان اور ایقان کے لئے خاص طور پر بہت دعا کریں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 07 جون 2013ء بمطابق 07 احسان 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 28 جون 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ۔ اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ (البقرۃ: 46-47)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ ''اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے۔ یعنی وہ لوگ جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے ربّ سے ملنے والے ہیں اور یہ کہ وہ اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔''

خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے جس بنیادی بات کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس آیت میں توجہ دلائی ہے اور یہ قرآنِ کریم میں اَور جگہوں پر بھی ہے، وہ عاجزی اور انکساری ہے۔ یعنی قرآنِ کریم کے تمام احکامات، تمام اوامر و نواہی جو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں، اُن کی بنیاد عاجزی اور انکساری ہے۔ یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا عاجزی اور انکساری کی طرف لے جاتا ہے۔ ایک حقیقی مومن اگر احکامات پر عمل کر رہا ہے تو یقیناً اُس میں عاجزی اور انکساری پیدا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ''وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا'' (بنی اسرائیل: 110) کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا کلام اُن میں فروتنی اور عاجزی کو بڑھاتا ہے۔ (ماخوذ از براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 578)

پس ایک مومن جب یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کے کلام پر ایمان لانے والا، اُس کو پڑھنے والا اور اُس پر عمل کرنے والا ہوں تو پھر لازماً قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق اُس کی عبادتیں بھی اور اُس کے دوسرے اعمال بھی وہ اُس وقت تک نہیں بجا لا سکتا جب تک اُس میں عاجزی اور انکساری نہ ہو یا اُس کی عاجزی اور انکساری ہی اُسے ان عبادتوں اور اعمال کے اعلیٰ معیاروں کی طرف لے جانے والی نہ ہو۔ انبیاء اس مقصد کا پرچار کرنے، اس بات کو پھیلانے، اس بات کو لوگوں میں راسخ کرنے اور اپنی حالتوں سے اس کا اظہار کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں آتے رہے جس کی اعلیٰ ترین مثال ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ میں نظر آتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ بہت رحیم و کریم ہے۔ وہ ہر طرح انسان کی پرورش فرماتا اور اس پر رحم کرتا ہے اور اسی رحم کی وجہ سے وہ اپنے ماموروں اور مُرسَلوں کو بھیجتا ہے تا وہ اہلِ دنیا کو گناہ آلود زندگی سے نجات دیں۔ مگر تکبر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کے لیے روحانی موت ہے''۔ فرمایا: ''مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبّر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ تکبّر ہی نے شیطان کو ذلیل و خوار کیا۔ اس لیے مومن کی یہ شرط ہے کہ اُس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصّہ ہوتا ہے''۔ (یعنی سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کے ماموروں اور مرسلوں میں یہ بات ہوتی ہے کہ اُن کی عاجزی انتہا کو پہنچی ہوتی ہے) فرمایا: ''اُن میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ وصف تھا۔ آپؐ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپؐ کا کیا معاملہ ہے۔'' (یعنی آپؐ کیسا سلوک کرتے ہیں؟) تو ''اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ''۔ فرمایا: ''یہ ہے نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا۔ اور یہ بات سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہر وقت گرد و پیش حاضر رہتے ہیں۔ اس لیے اگر کسی کے انکسار و فروتنی اور تحمّل و برداشت کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان سے معلوم ہو سکتا ہے''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 438-437۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ ہے اُس شارع کامل کا نمونہ جس کا اُسوہ اپنانے کی امّت کو بھی تلقین کی گئی ہے۔

قرآنِ کریم جب ہمیں احکامات پر عمل کرنے کے لئے کہتا ہے تو اس کا کامل نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہمارے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ آپ کی عبادتیں ہیں تو اُس کے بھی وہ اعلیٰ ترین معیار ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اعلان کر دے کہ میرا اپنا کچھ نہیں، میری عبادتیں بھی صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے لئے ہیں۔

مَیں اپنی ذات کے لئے کچھ حاصل نہیں کرتا؛ نہ کرنا چاہتا ہوں بلکہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا میرے پیشِ نظر ہے۔ میری زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کی ذات کے گرد گھومتا ہے۔ قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ (الانعام:163) کا اعلان ایک ایسا اعلان ہے جس کے اعلیٰ معیاروں تک آپ کے علاوہ کوئی اور پہنچ نہیں سکتا۔ اور پھر صبر کی بات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کہ وَمَا یُلَقّٰہَاۤ اِلَّا الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡا وَمَا یُلَقّٰہَاۤ اِلَّا ذُوۡ حَظٍّ عَظِیۡمٍ (حٰمٓ السجدۃ:36) اور باوجود ظلموں کے سہنے کے یہ مقام اُنہیں عطا کیا جاتا ہے جو بڑا صبر کرنے والے ہیں یا پھر اُن کو جنہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی نیکی کا حصہ ملا ہو۔ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پڑھتے ہیں تو گھریلو مشکلات اور تکالیف میں بھی، اپنی ذات پر جسمانی طور پر آنے والی مشکلات اور تکلیفوں میں بھی، اپنی جماعت پر آنے والی مشکلات اور تکلیفوں میں بھی صبر کی اعلیٰ ترین مثال اور صبر کے اعلیٰ ترین معیار ہمیں صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں نظر آتے ہیں۔ ذاتی طور پر دیکھیں طائف میں کس اعلیٰ صبر کا مظاہرہ کیا۔ اور یہ صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپ نے ایک شہر کو تباہ ہونے سے بچا لیا۔ باوجود کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اختیار دیا تھا لیکن آپ کے صبر کی انتہا تھی کہ باوجود زخمی ہونے کے، باوجود شہر والوں کی غنڈہ گردی کے آپ نے کہا، نہیں اس قوم کو تباہ نہیں کرنا۔

(شرح العلامہ الزرقانی جلد 2 صفحہ 53-52 باب خروجہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی الطائف۔ دار الکتب العلمیۃ ایڈیشن 1996)

پھر اگر آپؐ کے ماننے والوں نے قوم کے ظلموں سے تنگ آ کر آپؐ کو ایک خاص قوم کے لئے بددعا کے لئے درخواست کی تو آپ نے اُن کی اس درخواست پر یہ نہیں کہا کہ اب میں بددعا کرتا ہوں بلکہ اُس قوم کی ہدایت کے لئے دعا کی۔ (ماخوذ از صحیح بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام۔ حدیث نمبر 3612)

اور یوں اپنے ماننے والوں کو بھی اپنے نمونے سے، اپنے عمل سے، اپنی دعا سے صبر کی تلقین فرما دی کہ صحیح بدلہ بددعاؤں سے نہیں ہے، صحیح بدلہ ہدایت کی دعاؤں سے ہے۔ صحیح بدلہ صبر کے اعلیٰ نمونے دکھانے سے ہے۔ پھر عاجزی اور انکساری کی مثال ہے تو ہر موقع پر ہر جگہ، آپ کی ذات میں یہ ہمیں نظر آتی ہے۔ اس کی ایک مثال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس میں میں نے دی ہے۔ پس ایک کامل نمونہ خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے کا ہمیں ملا جس کو اپنانے کا خدا تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا۔ اور مختلف احکامات بھی دیئے کہ ان کو بجا لاؤ تو میرا قرب حاصل کرو گے۔ لیکن ان احکامات کے ساتھ، اس نمونے کے ساتھ اس ایک اصول کی بھی نشاندہی فرما دی کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قرب اور اس اُسوہ پر چلنا اُس وقت حاصل ہوتا ہے جب عاجزی اور انکساری اختیار کرو گے۔ یہ مقام اُن کو ملتا ہے جو عاجزی اور انکساری اختیار کرنے والے ہیں۔ اُس شخص کے اُسوہ پر چلنے سے ملتا ہے جس نے اپنے رعب سے متاثر ہوئے ہوئے ایک کمزور آدمی کو کہا تھا کہ گھبراؤ نہیں، میں بھی تمہاری طرح کا انسان ہوں۔ ایک عورت کا ہی دودھ پیا ہے اور وہ ایسی عورت جو عام کھانا کھایا کرتی تھی۔ عام لوگوں کی طرح زندگی گزارتی تھی۔ (ماخوذ از سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمۃ باب القدید حدیث 3312)

پس آپؐ کے ماننے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بھی عاجز انسان بنو تا کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں عاجزی اختیار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ فرمایا: خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا اگر اپنے آپ کو لاشئ محض سمجھتے ہوئے عاجزی کے انتہائی معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرو گے۔ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستوں پر نہیں چلا جا سکتا اور اُس کے احکامات پر عمل نہیں ہو سکتا اگر عاجزی سے اُس کے فضل کے حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو۔ اس لئے فرمایا کہ عاجز ہو کر اُس کی مدد، اُس کے فضل کے حصول کے لئے مانگو۔ اللہ تعالیٰ مختلف قوموں کے ذکر میں بھی جو مثالیں بیان فرماتا ہے، بعض دفعہ براہِ راست حکم دیتا ہے، بعض دفعہ قوموں کا ذکر کرتا ہے، لوگوں کے پرانی قوموں کے حالات بیان کرتا ہے۔ بعض لوگوں کے حالات بیان کرتا ہے کہ وہ ایسے ہیں، اگر ایسے نہ ہوں تو اُن کی اصلاح ہو جائے۔ اُس میں مومنین کے لئے بھی سبق ہے کہ براہِ راست صرف تمہیں جو حکم دیا ہے، وہی تمہارے لئے نصیحت نہیں ہے بلکہ ہر ایک ذکر جو قرآنِ کریم میں آتا ہے وہ تمہارے لئے نصیحت ہے۔

پس یہاں بھی فرماتا ہے کہ عاجزی اختیار کرو اور اُس کے فضل کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو۔ فرمایا کہ اُس کے فضل کے حصول کے لئے عاجز ہو کر اُس کی مدد مانگو۔ جب تک ''وَاسۡتَعِیۡنُوۡا'' کی روح کو نہیں سمجھو گے، نیکیوں کے راستے متعین نہیں ہو سکتے اور ''وَاسۡتَعِیۡنُوۡا'' کی روح اُس وقت پیدا ہو گی جب خشوع پیدا ہو گا، جب عاجزی پیدا ہو گی، جب صرف اور صرف یہ احساس ہو گا کہ میری کوئی خوبی مجھے کسی انعام کا حق دار نہیں بنا سکتی۔ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو اگر مجھ پر ہوا تو میری دنیا و عاقبت سنور سکتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے یہ مدد نہایت عاجز ہو کر مانگنی ہے کہ اے خدا! تو اپنی رحمت و فضل سے ہماری مدد کو آ اور وہ طریق ہمیں سکھا جس سے تو راضی ہو جائے۔ عبادتوں کے بھی اور صبر کے بھی وہ طریق ہمیں سکھا جو تجھے پسند ہیں۔

پھر فرمایا کہ ان فضلوں کے حصول کے لئے تم مجھ سے مدد مانگ رہے ہو تو پھر عاجزی دکھاتے ہوئے صبر کے معیار بھی بلند کرو۔

اہلِ لغت کے نزدیک صبر کے معنی ہیں ''وقار کے ساتھ، بغیر شور مچائے تکالیف کو برداشت کرنا، کسی قسم کا حرفِ شکایت منہ پر نہ لانا'' بلکہ بعض کے نزدیک تو ''تکالیف اور مشکلات کی حالت اور آرام و آسائش کی حالت میں کوئی فرق ہی نہ رکھنا۔ ہر حالت میں راضی برضا رہنا''۔ (مفردات امام راغب ''حرف الصاد'' زیر مادہ ''صبر'')۔ راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تیری رضا ہے، یعنی مکمل قناعت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہونا۔ ہر حالت میں اپنی وفا اور مضبوطی ایمان کو خدا تعالیٰ کے لئے قائم رکھنا۔ صرف اور صرف خدا تعالیٰ سے جڑے رہنا اور اُس پر بھروسہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم پر مضبوطی سے قائم رہنا۔

پس یہ وہ صبر کی حالت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم قائم رہو گے تو میرے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنو گے۔ ایسی صبر کی حالت میں کی گئی دعائیں میرے فضلوں کا وارث بنائیں گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے مخلص بندوں کو ضائع ہونے کے لئے نہیں چھوڑتا۔ جب مکمل انحصار خدا تعالیٰ پر ہوتا ہے تو وہ ایسے صبر کا بدلہ بھی ضرور دیتا ہے۔ فرمایا جب ایسا صبر اور استقلال پیدا ہو جائے تو پھر تمہاری دعائیں خدا تعالیٰ سنتا ہے۔ صبر کر کے بیٹھ نہیں جانا بلکہ صلوٰۃ کا بھی حق ادا کرنا ہے اور صلوٰۃ کیا ہے؟ صلوٰۃ نماز بھی ہے، دعائیں بھی ہیں جو آدمی چلتے پھرتے کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے آگے جھکنا بھی ہے، عاجزانہ طور پر درخواست کرنا بھی ہے، عاجزانہ طور پر خدا تعالیٰ کا فضل مانگنا بھی ہے۔ فرمایا اس قسم کی صلوٰۃ کا حق وہی ادا کر سکتا ہے جو مکمل طور پر عاجزی کی راہوں پر چلنے والا ہو۔ جس میں تکبر کی کچھ بھی رمق نہ ہو۔ جس کے اندر انانیت اور بڑائی کا کچھ بھی حصہ نہ ہو۔ اُس کی صلوٰۃ، صلوٰۃ نہیں ہے جس میں یہ چیزیں نہیں پائی جاتیں۔ بیشک ایسا شخص نمازیں پڑھ رہا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کو اُس کی پرواہ نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ اُنہی صبر کرنے والوں اور نمازیں پڑھنے والوں اور دعائیں کرنے والوں کی پرواہ کرتا ہے جو عاجزی میں بھی بڑھے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق پیدا کئے ہوئے ہیں جو کبھی نہ ٹوٹنے والا ہے۔ اس زمانے میں تو خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ''تیری عاجزانہ راہیں اُسے پسند آئیں''۔ (تذکرہ صفحہ 595 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)۔ یہ عاجزانہ راہیں تھیں جنہوں نے ترقی کی نئی راہیں کھول دیں۔

پس ہم جو آپ علیہ السلام کے ماننے والے ہیں، ہم نے اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا ہے، ہم نے اگر خدا تعالیٰ کی مدد سے حصہ لینا ہے، ہم نے اگر اپنے صبر کے پھل کھانے ہیں، ہم نے اگر اپنی دعاؤں کی مقبولیت کے نظارے دیکھنے ہیں تو پھر عاجزی دکھاتے ہوئے اور مستقل مزاجی سے خدا تعالیٰ کے حضور جھکے رہنا ضروری ہے۔ یہی چیز ہے جو ہمیں شیطانی اور طاغوتی طاقتوں سے بھی بچا کے رکھے گی اور یہی چیز ہے جو ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرے گی اور یہی چیز ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا بنائے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ یہ عاجزی کوئی آسان کام ہے۔ بہت سی اَنائیں، بہت سی ضدیں، بہت سی سستیاں، بہت سی دنیا کی لالچ، بہت سی دنیا کی دلچسپیاں ایسی ہیں جو یہ مقام حاصل کرنے نہیں دیتیں۔ فرمایا اِنَّہَا لَکَبِیۡرَۃٌ۔ یہ آسان کام نہیں ہے، یہ بہت بوجھل چیز ہے۔ وہ تمام باتیں جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سی باتیں ہیں جو صبر اور صلوٰۃ کو اُس کی صحیح روح کے ساتھ اور عاجزی دکھاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی بندگی کا حق ادا کرتے ہوئے بجا لانے سے روکتی ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ اُس کا بندہ اُس صبر اور استقامت کا مظاہرہ کرے اور ایسی عبادت کے معیار بنائے جس میں ایک لحظہ کے لئے بھی غیر کا خیال نہ آئے۔ دنیاوی کاموں کے دوران بھی دل خدا تعالیٰ کے آگے جھکا رہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے خود ہی فرما دیا کہ ایسی حالت پید کرنا آسان نہیں ہے، یہ بہت بوجھل چیز ہے۔ اور اس بوجھل چیز کو اُٹھانا بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ممکن نہیں ہے۔ اس لئے اس کی مدد چاہو، اُس کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے اُس کے آگے جھکو، کوشش کرو۔ لیکن یہ مدد اُس وقت ملے گی جب عاجزی اور انکساری بھی ہو گی۔ جب اس یقین پر قائم ہوں کہ اَنَّہُمۡ مُّلٰقُوۡا رَبِّہِمۡ (البقرۃ:47) یعنی کہ وہ اپنے ربّ سے ملنے والے ہیں۔ جب یہ یقین ہو گا تو پھر ہم صبر اور دعا کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے بھی ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو اپنے سامنے رکھنے والے بھی ہوں گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو صرف اپنے فائدے

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

کے لئے نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کی وجہ سے اپنانے والے ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی آگ کو اپنے سینے میں لگاتے ہوئے آپ کے ہر عمل پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں گے۔ اور یہی حقیقی حالت ہے جو ایک مومن کو مومن بناتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلنے کی یہی حقیقی حالت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ جو اُس پر چلے گا تو یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہ (آل عمران:32) کہ جو اس کو یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہ کا حقیقی مصداق بناتی ہے۔ یہی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں بھی بڑھاتی ہے اور یہی محبت ہے جو پھر اِنَّہُمۡ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن۔ کہ وہ اُس کی طرف لَوٹ کر جانے والے ہیں، کا حقیقی ادراک بھی پیدا کرتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنے والا انسان پھر ایک انسان بن سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے جب ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ ہم کچھ چیز نہیں ہیں اور تُو ہی ہے جو ہماری دعاؤں کو سن لے، اور ہم میں عاجزی اور انکساری پیدا کر، ہمیں اس معیار پر لے کر آ، تو پھر صبر اور صلوۃ پر قائم رہنے کی بھی ہم نے کوشش کرنی ہے۔ پھر ہم اللہ تعالیٰ سے یہ بھی عرض کرتے ہیں کہ اگر کہیں اس میں، ہماری دعاؤں میں، ہماری کوششوں میں یا ہماری ظاہری عاجزی میں ہمارے نفس کی ملونی ہے تو ہمیں معاف کر دے۔ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ ہماری یہ عاجزی کا احساس ہمارے نفس کا دھوکہ ہو۔ پس ہمیں اُن خٰشِعِیۡن میں شمار کر جو حقیقی خٰشِعِیۡن ہیں۔ ہمیں اُن عاجزی اور انکسار دکھانے والوں میں شمار کر جن کے بارے میں تیرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس عاجزی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُنہیں ساتویں آسمان تک اُٹھا لیتا ہے۔ ہمیں اس طرز پر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرما جس پر تیرے محبوب رسول کے عاشقِ صادق ہمیں چلانا چاہتے ہیں، اُن توقعات پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرما جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت سے کی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ ایک جگہ آپ اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’ہماری جماعت کو اس پر توجہ کرنی چاہئے کہ ذرا سا گناہ خواہ کیسا ہی صغیرہ ہو جب گردن پر سوار ہو گیا تو رفتہ رفتہ انسان کو کبیرہ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے۔ طرح طرح کے عیوب مخفی رنگ میں انسان کے اندر ہی اندر ایسے رَچ جاتے ہیں کہ ان سے نجات مشکل ہو جاتی ہے۔ انسان جو ایک عاجز مخلوق ہے اپنے تئیں شامتِ اعمال سے بڑا سمجھنے لگ جاتا ہے۔ کبر اور رعونت اس میں آجاتی ہے۔ اللہ کی راہ میں جب تک انسان اپنے آپ کو سب سے چھوٹا نہ سمجھے، چھٹکارا نہیں پا سکتا۔ کبیرؔ نے سچ کہا ہے۔

بھلا ہوا ہم نیچ بھئے ہر کو کیا سلام
جے ہوتے گھر اُونچ کے ملتا کہاں بھگوان

یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم چھوٹے گھر میں پیدا ہوئے۔ اگر عالی خاندان میں پیدا ہوتے تو خدا نہ ملتا۔ جب لوگ اپنی اعلیٰ ذات پر فخر کرتے تو کبیرا اپنی ذات بافندہ پر نظر کر کے شکر کرتا‘‘۔

فرمایا: ’’پس انسان کو چاہئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ مَیں کیسا ہیچ ہوں۔ میری کیا ہستی ہے۔ ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہر نہج وہ‘‘ (یعنی ہر طریق سے) ’’کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا۔ انسان جب تک ایک غریب و بیکس بڑھیا کے ساتھ وہ اخلاق نہ برتے جو ایک اعلیٰ نسب عالی جاہ انسان کے ساتھ برتتا ہے یا برتنے چاہئیں اور ہر ایک طرح کے غرور و رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جس قدر نیک اخلاق ہیں تھوڑی سی کمی بیشی سے وہ بد اخلاقی میں بدل جاتے ہیں۔ اللہ جلّشانہٗ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لیے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا۔ جب کوئی شخص بکا و زاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اُس کو پاکیزگی و طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے اور اپنی عظمت کا غلبہ اُس پر اس قدر کر دیتا ہے کہ بیجا کاموں اور ناکارہ حرکتوں سے وہ کوسوں بھاگ جاتا ہے۔ کیا سبب ہے کہ انسان باوجود خدا کو ماننے کے بھی گناہ سے پرہیز نہیں کرتا؟ درحقیقت اس میں دہریت کی ایک رگ ہے اور اس کو پورا پورا یقین اور ایمان اللہ تعالیٰ پر نہیں ہوتا۔ ورنہ اگر وہ جانتا کہ کوئی خدا ہے جو حساب کتاب لینے والا ہے اور ایک آن میں اس کو تباہ کر سکتا ہے تو وہ کیسے بدی کر سکتا ہے۔ اس لیے حدیث شریف میں وارد ہے کہ کوئی چور چوری نہیں کرتا درآنحالیکہ وہ مومن ہے اور کوئی زانی زنا نہیں کرتا درآنحالیکہ وہ مومن ہے۔‘‘ (یعنی چور بھی اور زانی بھی بیشک ایک وقت میں ایمان کی حالت میں ہوتے ہیں لیکن ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ وہ غلط کاموں کی طرف رغبت کر لیتے ہیں) فرمایا: ’’بدکرداریوں سے نجات اُسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ یہ بصیرت اور معرفت پیدا ہو کہ خدا تعالیٰ کا غضب ایک ہلاک کرنے والی بجلی کی طرح گرتا اور بھسم کرنے والی آگ کی طرح تباہ کر دیتا ہے۔ تب عظمت الٰہی دل پر ایسی مستولی ہو جاتی ہے کہ سب افعال بد اندر ہی اندر گداز ہو جاتے ہیں‘‘۔ (یعنی یہ معرفت اور بصیرت پیدا ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا غضب ہلاک کرنے والا ہے اور جب یہ معرفت پیدا ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی عظمت دل میں پیدا ہو جائے گی، ایسی (عظمت) پیدا ہو جائے کہ بالکل دل کو اپنے قبضے میں لے لے تو پھر جو غلط افعال ہیں یا غلط خیالات ہیں، اُن میں پھر بہتری آنی شروع ہوتی ہے۔ وہ ختم ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔) فرمایا: ’’پس نجات معرفت میں ہی ہے۔‘‘ (اللہ تعالیٰ کی یہ معرفت حاصل کرو) فرمایا: ’’معرفت ہی سے محبت بڑھتی ہے۔ اس لیے سب سے اول معرفت کا ہونا ضروری ہے۔ محبت کے زیادہ کرنے والی دو چیزیں ہیں۔ حسن اور احسان۔ جس شخص کو اللہ جلّشانہ کا حُسن اور احسان معلوم نہیں وہ کیا محبت کرے گا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا یَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّۃَ حَتّٰی یَلِجَ الۡجَمَلُ فِیۡ سَمِّ الۡخِیَاطِ۔ (الاعراف:41) یعنی کفار جنت میں داخل نہ ہوں گے جبتک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں سے نہ گزر جائے۔‘‘ فرمایا کہ: ’’مفسّرین اس کا مطلب ظاہری طور پر لیتے ہیں۔ مگر مَیں یہی کہتا ہوں کہ نجات کے طلبگار کو خدا تعالیٰ کی راہ میں نفس کے شُتر بے مہار کو مجاہدات سے ایسا دُبلا کر دینا چاہئے کہ وہ سوئی کے ناکہ میں سے گزر جائے۔ جب تک نفس دنیوی لذائذ و شہوانی حظوظ سے موٹا ہوا ہوا ہے تب تک یہ شریعت کی پاک راہ سے گزر کر بہشت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ دنیوی لذائذ پر موت وارد کرو اور خوف و خشیت الٰہی سے دبلے ہو جاؤ تب تم گزر سکو گے اور یہی گزرنا تمہیں جنت میں پہنچا کر نجات اخروی کا موجب ہوگا۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 314 تا 316 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کرے کہ جماعت بحیثیت جماعت بھی اور ہر فردِ جماعت بھی عاجزی اور انکساری کے اُس مقام پر پہنچے جہاں اُن کا صبر بھی حقیقی صبر بن جائے، اُن کی عبادتیں بھی حقیقی عبادتیں بن جائیں جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوں۔ ان صبر اور دعاؤں کے پھل اگلے جہان میں نہیں بلکہ اس دنیا میں بھی ایسے لگیں کہ دنیا کو نظر آجائے کہ یہ جماعت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیدا کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی سے حاضر ہونے والی، اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر نہایت عاجزی سے عمل کرنے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے والی ہے۔ صبر اور دعا کے ساتھ دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنے والی ہے۔ مشکلات اور مصائب کے وقت دنیا والوں کی طرف جھکنے والی نہیں بلکہ اُس خدا کی طرف جھکنے والی ہے جو سب طاقتوں کا مالک ہے، جو دشمن کو اُس کے تمام تر ساز و سامان اور ظاہری قوت کے باوجود زیر کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ جب یہ نظارے دنیا کو ہم میں نظر آئیں گے تو دنیا یہ کہنے پر مجبور ہوگی کہ حقیقی مومن یہی ہیں۔ خدا تعالیٰ سے تعلق والے اگر دیکھنے ہیں تو یہی لوگ ہیں جن میں خدا نظر آتا ہے۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کا پیار حاصل کرنے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو دنیا کو خدا سے ملنے کے راستے دکھا سکتے ہیں۔

خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اس حالت کو حاصل کرنے والا ہو اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ عاجزی اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی محبت میں بڑھتے چلے جانے والا ہو تا کہ نجاتِ اُخروی حاصل کرنے والا ہو۔

جماعت پاکستان کے لئے جو وہاں پاکستان میں حالات ہیں، اُن کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی مشکلات کو دور فرمائے۔ اُن کے ایمانوں کو مضبوط رکھے اور خدا تعالیٰ سے تعلق میں اللہ تعالیٰ اُن کو بڑھاتا چلا جائے۔ پاکستان میں رہنے والے احمدی بھی اپنے ایمان اور ایقان کے لئے خاص طور پر بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام ہر ایک کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana Delhi- 110006
Tanveer Akhtar 08010090714,
Rahmat Eilahi 09990492230

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ 2013ء

لندن سے روانگی، لاس اینجلیز (Los Angeles) میں ورود مسعود، ایئرپورٹ پر لاس اینجلیز کاؤنٹی کے Sheriff اور سٹی کونسل کے ممبر کی طرف سے خوش آمدید، مسجد بیت الحمید میں آمد اور احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال، مسجد بیت الحمید کمپلیکس کا معائنہ، انفرادی وفیملی ملاقاتیں اور دورہ کی پریس کوریج

قسط: اوّل

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی امریکہ میں مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

4رمئی بروز ہفتہ 2013

آج کا دن جماعت احمدیہ امریکہ کی تاریخ میں ایک تاریخ ساز اور انتہائی برکتوں کا حامل دن ہے۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ کے لئے اپنا تیسرا سفر اختیار فرمایا۔اس سفر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ امریکہ کے مغربی حصّہ (West Coast) کی طرف یہ پہلا سفر ہے اور کیلیفورنیا (California) سٹیٹ کی جماعتیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک وجود سے براہ راست فیضیاب ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جون 2008ء میں امریکہ کا پہلا دورہ فرمایا تھا جو امریکہ کے مشرقی حصّہ کی طرف تھا۔ اس سفر میں حضور انور نے Washington میں قیام فرمایا اور جلسہ سالانہ کے لئے Harrisburg کے علاقہ میں تشریف لے گئے تھے۔

پھر 16 جون تا 3 جولائی 2012ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امریکہ کا دوسرا دورہ فرمایا۔ یہ دورہ بھی امریکہ کے مشرقی علاقہ میں تھا۔اس سفر کا آغاز شکاگو (Chicago) سے ہوا تھا۔ شکاگو کے علاوہ Baltimore, Virginia, Harrisburg Washington DC ,Pittsburg, Columbus, Dayton اور Zoin کی جماعتوں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لے گئے اور یہ سب جماعتیں اپنے پیارے آقا کے بابرکت وجود سے بہرہ ور ہوئیں۔

اب یہ تیسرا سفر امریکہ کے مغربی حصّہ میں آباد جماعتوں اور ریاست کیلیفورنیا کے شہر لاس اینجلیز کا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے 3 مئی 2013ء کے خطبہ میں اس سفر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا:

’’میں ایک سفر پر جا رہا ہوں۔دعا کریں اللہ تعالیٰ اس کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔‘‘ آمین۔

4 مئی بروز ہفتہ 2013ء صبح سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مرد وخواتین جمع تھے۔حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ غانا ان دنوں لندن میں ہیں۔حضور انور نے ازراہ شفقت آپ کو یاد فرمایا اور شرف مصافحہ سے نوازا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی اور ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً آٹھ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہیتھرو ایئرپورٹ پر پہنچے ۔حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ، بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

ایئرپورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو الوداع کہنے کے لئے مکرم امیر صاحب یوکے رفیق احمد حیات صاحب، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یوکے، مکرم وسیم احمد چوہدری صاحب صدر مجلس انصار اللہ یوکے، نمائندہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے، مکرم منیر الدین شمس صاحب ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن، مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (دفتر وکالت تبشیر)، مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب (امیر ومبلغ انچارج غانا) اور مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص) اپنی سیکیورٹی ٹیم کے ہمراہ قافلہ کے ساتھ آئے تھے۔

حضور انور نے ایئرپورٹ کے اندر جانے سے قبل ان تمام احباب کو از راہ شفقت شرف مصافحہ بخشا۔

ایئرپورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یونائیٹڈ ایرلائن کی ’’کسٹم سروس مینجر‘‘، ’’ریجنل سیکیورٹی آفیسر‘‘ اور ’’برٹش ایرویز کی ڈیوٹی مینجر‘‘ نے خوش آمدید کہا اور ایک خاص پروٹوکول انتظام کے تحت ایئرپورٹ کے اندر سپیشل لاؤنج میں لائے۔

دس بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز میں سوار ہوئے یونائیٹڈ ایرلائن کی پرواز UA935 دس بج کر پچاس منٹ پر ہیتھرو ایئرپورٹ لندن سے لاس اینجلیز (امریکہ) کے لئے روانہ ہوئی۔ یونائیٹڈ ایئرلائن کا ’’نیشنل آپریشن سینٹر‘‘ شکاگو (امریکہ) میں ہے جو اس ایئرلائن کی تمام فلائٹس سے رابطہ میں رہتا ہے۔شکاگو کا یہ ’’نیشنل آپریشن سینٹر‘‘ اس فلائٹ کو VIP کے طور پر Track کر رہا تھا اور جہاز کے Crew سے مسلسل رابطہ میں تھا۔

قریباً گیارہ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد جہاز لاس اینجلیز کے مقامی وقت کے مطابق ایک بج کر 25 منٹ پر لاس اینجلیز کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔

[لاس اینجلیز (امریکہ) کا وقت لندن (یوکے) کے وقت سے آٹھ گھنٹے پیچھے ہے۔]

جہاز کے دروازے پر امیر صاحب یوایس اے مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب، مکرم حمید الرحمن صاحب (نائب امیر)، مکرم منعم نعیم صاحب (نائب امیر) نے حضور انور کا استقبال کیا۔ اور اس موقع پر امیگریشن چیف سپروائزر، یونائیٹڈ ایرلائن کی کسٹم سروس مینجر اور ڈگنٹری پروٹیکشن یونٹ (Dignitary Protection Unit) کے مینجر نے بھی حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

امیگریشن پراسس کے لئے خصوصی طور پر تین ڈیسک مقرر کئے گئے تھے۔ایک خصوصی انتظام کے تحت امیگریشن پراسس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔اس موقع پر مکرم نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج یو ایس اے، مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب (نائب امیر)، مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب، مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب (نائب امیر)، مکرم اظہر حنیف صاحب (نائب امیر ومبلغ سلسلہ)، مکرم داؤد احمد حنیف صاحب (مبلغ سلسلہ)، مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب (مبلغ سلسلہ لاس اینجلیز) مکرم ڈاکٹر بلال رانا صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ) اور بعض دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضرت بیگم صاحبہ مدّظلّہا العالی کو محترمہ قانتہ ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم امیر صاحب یو ایس اے اور محترمہ عزیزہ رحمان صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب (نائب امیر یو ایس اے) نے خوش آمدید کہا۔

❁... Los Angeles کاؤنٹی کے Sheriff (یعنی شہر کے پولیس ہیڈ) Mr. Le Baca نے لاؤنج میں آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو لاس اینجلیز آمد پر خوش آمدید کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔اور کہا کہ جس طرح اس شہر کا نام ’’فرشتے‘‘ ہے۔آج حضور انور کی اس شہر میں آمد سے حقیقی طور پر یہ نام اس شہر پر صادق آتا ہے۔موصوف نے بتایا کہ ہمارا یہ شہر مختلف مذاہب اور لا مذہب گروپس کی آماجگاہ ہے اور سبھی قومیں اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ یہاں امن کے ساتھ رہتے ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ یہاں مسلمانوں کے مختلف فرقے بھی ہیں اور کیا وہ آپس میں امن سے رہتے ہیں؟ موصوف نے بتایا کہ مسلمانوں کے مختلف فرقے ہیں۔ایران، آزربائیجان سے آنے والے بھی یہاں آباد ہیں لیکن سب باہم مل کر رہتے ہیں۔ ایرانی شیعہ بھی کوئی پرابلم نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا بعض دفعہ احمدیوں کے ساتھ دوسروں کی طرف سے پرابلم ہوتا ہے۔موصوف نے بتایا کہ وہ پاکستان جا چکے ہیں۔اسلام آباد اور پشاور جا چکے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جب دوبارہ جائیں تو ربوہ بھی جائیں۔

❁... شہر لاس اینجلیز کی طرف سے کونسل ممبر Dennis Zine بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کے لئے ایرپورٹ پر لاؤنج میں آئے اور حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شہر کی کونسل کی طرف سے خیر سگالی کا پیغام دیا اور حضور انور کو بتایا کہ ہمارا شہر رنگ ونسل اور قومیت کے لحاظ سے کیلیفورنیا کا سب سے بڑا شہر ہے جس میں پانچ لاکھ مسلمان بستے ہیں۔ ہمارا شہر امریکہ میں مسلمانوں کے رہنے کے لحاظ سے سب سے بہترین جگہ ہے۔ موصوف نے کہا کہ یہاں جماعت احمدیہ ایک بڑی مضبوط کمیونٹی ہے۔میری یہ خواہش اور تمنّا ہے کہ میں لاس اینجلیز میں ہزاروں احمدیوں کو آباد دیکھوں۔

❁... کونسل ممبر Dennis Zine نے City of Los Angeles کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سرٹیفکیٹ آف

ویلکم (Certificate of Welcome) پیش کیا جس میں یہ الفاظ تحریر تھے۔ ''حضور انور کے لاس اینجلیز کے وزٹ کے موقع پر سٹی کونسل کی طرف سے ہم اپنی دلی تمناؤں اور بھرپور نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ حضور انور دوبارہ بھی اس شہر کا وزٹ کریں گے۔''

آخر پر شہر کی پولیس کے ہیڈ Mr. Le Baca نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بڑی محبت سے عرض کیا کہ میرے درجنوں پولیس مین باہر آپ کی خدمت کے لئے تیار ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایک خصوصی راستہ کے ذریعہ ایئرپورٹ سے باہر لایا گیا جو صرف انتہائی خصوصی اہمیت کے حامل مہمانوں اور Dignitaries کے لئے مختص ہے۔ اس دروازہ کے ساتھ ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گاڑی کھڑی کی گئی تھی۔

اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ سے روانہ ہوئے۔ پولیس کی ایک گاڑی اور چار موٹر سائیکل قافلہ کو Escort کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ آٹھ دس موٹر سائیکل مختلف فاصلوں پر چلتے ہوئے ساتھ ساتھ راستہ کلیئر کر رہے تھے۔ قریباً پچاس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جماعت لاس اینجلیز کے مرکزی سینٹر ''بیت الحمید'' تشریف آوری ہوئی۔

اپنے پیارے آقا کے استقبال اور حضور انور کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے امریکہ کی اس ریاست کیلیفورنیا کی مختلف جماعتوں کے علاوہ دور دراز شہروں اور بستیوں میں آباد حضور انور کے عشاق ہزاروں کی تعداد میں صبح سے ہی ''بیت الحمید'' پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ مرد و خواتین اور بچوں، بوڑھوں کا ایک ہجوم تھا جو اپنے پیارے اور محبوب آقا کے پرنور چہرہ پر ایک نظر ڈالنے کے لئے بیتاب تھا۔

سال 1994ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے لاس اینجلیز کا دورہ فرمایا تھا۔ اب قریباً انیس سال بعد خلیفۃ المسیح کے مبارک قدم اس سرزمین پر پڑے تھے۔ بہت سے خاندان اور فیملیز ایسی تھیں جنہوں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو براہ راست اپنے انتہائی قریب سے دیکھا تھا۔ ان کا تو ایک ایک لمحہ بیتابی سے گزر رہا تھا۔ لاس اینجلیز جماعت کے مختلف حلقوں کے علاوہ یہ عشاق امریکہ کے اکا دکا مختلف علاقوں اور جماعتوں سے بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

Chicago,Zoin,St.Louis, Milwakee اور Oshkash کی جماعتوں سے آنے والے احباب دو ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ جب کہ Cleveland، Columbus اور Dayton سے آنے والے احباب اور فیملیز نے دو ہزار دو صد میل کا سفر اختیار کیا اور Alabama سے آنے والے دو ہزار تین صد میل کا سفر طے کر کے آئے۔ Virginia سے آنے والے خاندانوں نے اڑھائی ہزار میل کا سفر طے کیا۔ Pittsburg سے دو ہزار چھ صد میل اور فلاڈلفیا سے آنے والے خاندان دو ہزار آٹھ صد میل کا سفر طے کر کے اپنے محبوب آقا کے استقبال کے لئے پہنچے تھے۔

اور پھر جو عشاق Miami, Washington, Boston, Baltimore, Launrel, Potomac, Triangle Research, New Jersey, Willingboro, Bronx, Brooklyn,Bronx, Long Island اور Rochester کے علاقوں سے آئے تھے وہ تین ہزار میل سے زائد سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ ہر ایک خوشی، مسرت سے معمور تھا۔ بچوں اور بچیوں نے رنگ برنگ خوبصورت کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ہر چھوٹے بڑے کی نظر اس بیرونی گیٹ پر لگی ہوئی تھی جہاں سے کسی وقت بھی حضور انور کی گاڑی اس احمدیہ سینٹر میں داخل ہونے والی تھی۔ آخر وہ انتہائی بابرکت اور ہر ایک کے لئے یادگار اور تاریخ ساز لمحہ آ پہنچا جب حضور انور کی گاڑی بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ دوسری طرف مرد و زن بچوں، بوڑھوں کے ہاتھ بلند ہو گئے اور ہر ایک کی نظر اپنے آقا پر مرکوز تھی۔ نعرے بلند کئے جا رہے تھے اور بچے اور بچیاں گروپس کی صورت میں خیر مقدمی نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ جو لوگ پہلی بار اپنے آقا کو دیکھ رہے تھے ان کے لئے جذبات پر قابو رکھنا مشکل ہو رہا تھا۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ ان لوگوں کے لئے یہ ایسے لمحات تھے کہ اپنے جذبات پر قابو رکھنا ان کے بس میں ہی نہ تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنے ہاتھ بلند کر کے ان کے نعروں اور السلام علیکم کا جواب دے رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام کا انتظام ''مسجد بیت الحمید'' کے احاطہ میں واقع رہائشی حصہ گیسٹ ہاؤس میں کیا گیا تھا۔ حضور انور احباب کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت الحمید کمپلیکس کا معائنہ

جماعت احمدیہ لاس اینجلیز کی اس مرکزی ''مسجد بیت الحمید'' کی تعمیر 1987ء میں ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور سال 1989ء میں اس کا افتتاح فرمایا۔ اس مسجد کے مردانہ اور زنانہ ہال میں پانچصد اسّی افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف پروگراموں کے لئے مردوں اور خواتین کے لئے دو علیحدہ علیحدہ طاہر ہال اور مسرور ہال ہیں۔ ان دونوں میں بھی مجموعی طور پر ایک ہزار کے لگ بھگ افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کمپلیکس میں چار کشادہ کلاس روم اور آٹھ دفاتر ہیں۔ اس کے علاوہ ایک لائبریری ہے اور دو کانفرنس روم ہیں۔ مبلغ سلسلہ کی ایک کشادہ رہائشگاہ اور ایک گیسٹ ہاؤس بھی ہے۔ ایک لنگر خانہ بھی تمام بنیادی ضروریات کے ساتھ تعمیر کیا گیا ہے جس میں تین ہزار افراد کے لئے کھانا پکانے کا انتظام ہے۔ لنگر خانہ کے ساتھ ہی ایک ڈائننگ ہال بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ جماعت کے اس مرکزی سینٹر کا مجموعی رقبہ پانچ ایکڑ ہے اور سارا رقبہ پختہ ہے اور یہاں 370 گاڑیوں کے پارک کرنے کی جگہ موجود ہے جو رقبہ تعمیر شدہ ہے وہ 23 ہزار مربع فٹ ہے۔

جماعت احمدیہ کا یہ سنٹر کمیونٹی سروسز کے لئے بھی مہیا ہے۔ کسی ایمرجنسی کی صورت میں حکومت اس سینٹر کو عارضی پناہ گاہ کے طور پر بھی استعمال کرتی ہے۔ اسی طرح حکومت پولنگ اسٹیشن کے طور پر بھی استعمال کرتی ہے۔ جماعت کا یہ سینٹر شہر کی ایک کھلی، کشادہ سڑک پر واقع ہے۔

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الحمید میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سارے کمپلیکس کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف دفاتر اور ہال دیکھے اور لنگر خانہ میں بھی تشریف لے گئے۔ یہاں شام کا کھانا پکایا جا رہا تھا۔ کارکنان نے حضور انور سے مصافحہ کی سعادت پائی۔ حضور انور نے از راہ شفقت ان کارکنان سے گفتگو بھی فرمائی۔

حضور انور نے گیسٹ ہاؤس کا بھی معائنہ فرمایا۔ اس کمپلیکس کے ایک کھلے احاطہ میں باسکٹ بال کورٹ تیار کیا گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ گراؤنڈ دیکھ کر فرمایا کہ یہ تو مکمل کورٹ ہے۔ ڈاکٹر طاہر خان صاحب نے اپنے بیٹے ظاہر خان صاحب کے نام سے اسے تعمیر کروا کر جماعت کو پیش کیا ہے۔ ان کا یہ بیٹا گزشتہ سال وفات پا گیا تھا۔

مسجد کے پارکنگ ایریا میں دو بڑی مارکی لگا کر مردوں اور خواتین کے کھانا کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور نے ان مارکیز کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔ اس معائنہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب (صدر جماعت لاس اینجلیز و نائب امیر جماعت یو ایس اے) سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے اور ساتھ ساتھ ہدایات فرماتے رہے۔

اس معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الحمید تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

لاس اینجلیز میں جماعت کا آغاز

لاس اینجلیز (Los Angeles) شہر کی بنیاد ستمبر 1781ء میں پڑی۔ 1821ء میں یہ شہر امریکہ کے ہمسایہ ملک میکسیکو کا حصہ بن گیا۔ 1850ء میں یہ شہر امریکہ کی ریاست کیلیفورنیا کا حصہ بنا۔ اپنی آبادی کے لحاظ سے یہ امریکہ کی ریاست کیلیفورنیا کا سب سے بڑا شہر ہے اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کا دوسرا سب سے بڑا شہر ہے۔ 40 لاکھ کی آبادی پر مشتمل یہ شہر 498 مربع کلومیٹر کے رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ اقتصادی لحاظ سے اس شہر کی پیداوار 831 بلین ڈالر ہے اور اس طور پر یہ دنیا کا تیسرا بڑا شہر ہے جبکہ پہلے دو شہر ٹوکیو اور نیویارک ہیں۔

لاس اینجلیز شہر میں جماعت احمدیہ کا باقاعدہ قیام 1974ء میں ہوا اور مکرم رحمت جمال صاحب اس جماعت کے پہلے صدر نامزد ہوئے۔

1976ء میں یہاں جماعت کی تعداد صرف دس فیملیوں پر مشتمل تھی۔ یہ تعداد آہستہ آہستہ بڑھتی رہی۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاس اینجلیز جماعت پانچصد خاندانوں پر مشتمل ہے اور یہاں آباد احمدیوں کی تعداد ڈیڑھ ہزار سے زائد ہے اور بڑی مضبوط اور فعال جماعت قائم ہے۔

یہ وہی امریکہ ہے جہاں 1920ء میں جماعت احمدیہ کے پہلے مبلغ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے صحابی حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو ملک کے اندر داخل ہونے سے روک دیا گیا تھا اور آپ کو قید کر دیا گیا تھا۔ اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: امریکہ ہمیں ہرگز شکست نہیں دے سکتا۔ امریکہ میں ایک دن لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سارے امریکہ میں مشرق میں بھی اور مغرب میں بھی شمال میں بھی اور جنوب میں بھی قریہ قریہ بستی بستی احمدی آباد ہیں

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

اور بڑی مستحکم اور مضبوط اور فعال جماعتیں قائم ہیں اور امریکہ کے چپّہ چپّہ پر دن رات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صدا گونج رہی ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا امریکہ کے مغربی علاقوں (West Coast) کا یہ دورہ انتہائی غیر معمولی برکتوں اور کامیابیوں کا حامل دورہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ دور تاریخ کا ایک انقلاب آفرین دور ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے عین مطابق جماعت احمدیہ ایک منزل سے دوسری منزل کو پھلانگتے ہوئے آسمان کی رفعتوں کو چھو رہی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سرزمین میں بھی جماعت کی عظیم الشان ترقی اور فتوحات کے لئے نئے دروازے کھل رہے ہیں اور جماعت احمدیہ امریکہ کامیابیوں کے ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے۔

5 رمئی 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے ''مسجد بیت الحمید'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کے ساتھ ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس سیشن میں 58 فیملیز کے 269 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز لاس اینجلیز کے علاوہ Silicon Valley، Las Vegas اور Boston کی جماعتوں سے بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے آئی تھیں۔ لاس ویگاس سے آنے والی فیملیز 200 میل اور سلیکان ویلی سے آنے والی 350 میل اور بوسٹن سے آنے والی تین ہزار میل کا طویل سفر طے کر کے آئی تھیں۔

ان سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

فیملی ملاقاتوں کے اس پروگرام کے آخر پر ملک سیرالیون سے تعلق رکھنے والے گیارہ زیر تبلیغ افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی ان میں سے ایک امام تھے اور باقی دوسرے مختلف شعبوں سے تعلق رکھتے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی اور سبھی کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

ان احباب نے کہا کہ ہم حضور انور کے شکر گزار ہیں کہ سیرالیون میں سیرالیونین لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے جماعت احمدیہ بہت کام کر رہی ہے خصوصاً ہسپتالوں اور سکولوں کی تعمیر میں بہت کام ہوا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ''یہ تو ہمارا فرض ہے کہ ہم انسانیت کی خدمت کریں۔''

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد بیت الحمید'' میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق سہ پہر چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں چالیس فیملیز کے 160 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں Los Angeles کی جماعت کے علاوہ Silicon Valley، Portland اور Houston سے آنے والی فیملیز شامل تھیں۔

پورٹ لینڈ سے آنے والی فیملیز آٹھ صد میل اور ہیوسٹن سے آنے والی فیملیز ڈیڑھ ہزار میل کا سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

آج صبح اور شام کے سیشن میں ملاقات کرنے والوں میں 310 ممبران ایسی فیملیوں پر مشتمل تھے جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پا رہی تھیں۔ آج کا دن ان کی زندگیوں میں ایک انتہائی بابرکت اور یادگار دن تھا کہ زندگی میں پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قرب میں چند ساعتیں گزارنے کی سعادت ملی اور ڈھیروں برکتیں اور دعائیں حاصل کیں۔ کتنے ہی خوش نصیب ہیں یہ لوگ جنہوں نے اپنی زندگی میں یہ سعادت پائی۔

جہاں یہ لوگ خود ان لمحات کو ہمیشہ یاد رکھیں گے وہاں ان کی نسلیں بھی ان گھڑیوں کو یاد رکھیں گی اور ان کی حفاظت کریں گی۔ ہماری ساری زندگی ایک طرف اور یہ چند لمحات ایک طرف جو ہمارا دین بھی سنوار گئے اور دنیا بھی سنوار گئے۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں سب کے لئے مبارک کرے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد بیت الحمید'' میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

دورہ کی پریس کوریج

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لاس اینجلیز (امریکہ) میں آمد کا ذکر یہاں کے پرنٹ میڈیا میں ہوا ہے۔ کیلیفورنیا (California) کے ایک روزنامہ اخبار "Inland Valley Daily Bulletin" نے اپنی ویب سائٹ پر پانچ مئی 2013ء کو درج ذیل خبر دی۔

''احمدیہ مسلم جماعت کے سربراہ کا ویسٹ کوسٹ کا دورہ

Chino جنوبی کیلیفورنیا میں احمدیہ مسلم جماعت کے افراد بے چینی سے اپنے عالمی سربراہ کی آمد کے انتظار میں ہیں اور وہ ہفتہ کے دن آئیں گے۔ West Coast میں اپنے پہلے دورہ کے دوران حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایک ہفتہ سے زائد وقت کیلیفورنیا میں گزاریں گے۔ جس کا اکثر وقت مسجد بیت الحمید میں گزرے گا۔ جو Chino میں ہے جہاں وہ چھ صد سے زائد خاندانوں سے ملیں گے اور بعض خطابات اور ایڈریسز بھی کریں گے۔

ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر احمدیہ مسلم جماعت یو ایس اے نے کہا کہ ہمارے لئے یہ ایسے ہی ہے جیسے جنت زمین پر ہو۔ یہ اسلامی سلسلہ جس کی بنیاد 1889ء میں رکھی گئی دو صد سے زائد ممالک میں پھیلا ہوا ہے اور اس کے افراد کروڑوں میں ہیں۔ احمدیہ ویب سائٹ کے مطابق ان کا موجودہ مرکز برطانیہ میں ہے۔ احمدیہ جماعت وہ واحد اسلامی جماعت ہے جو ایمان رکھتی ہے کہ وہ مسیح جس کا دیر سے انتظار تھا وہ مرزا غلام احمد کی شخصیت میں ہندوستان میں آچکا ہے اور جس نے 23 مارچ 1889ء کو جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

مسجد بیت الحمید کے امام شمشاد احمد ناصر صاحب نے کہا: ہم اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتے ہیں اور اب پانچویں خلیفہ ہمارے پاس آرہے ہیں اور ہم ان کی برکات سمیٹنے کے لئے تیار ہیں۔ دوسرے اب تک اپنے مقدس وجود کے انتظار میں ہیں لیکن ہمارا مقدس وجود آچکا ہے اور یہ ہمارے لئے بہت خوش قسمتی کی بات ہے۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ہفتہ کے دن لاس اینجلیز انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر پہنچیں گے جہاں سے وہ Chino کے علاقہ میں مسجد بیت الحمید آئیں گے۔ خلیفۃ المسیح کی آمد کی تیاری میں جماعت کے افراد دن رات کام کر رہے ہیں اور سینکڑوں لوگ ان کے انتظار میں ہیں اور وہ نظمیں، حمد اور ترانے پڑھنے کے لئے تیار ہیں۔

اگلے ہفتے خلیفۃ المسیح جماعت کے خاندانوں سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رکھیں گے اور جمعہ کے دن دو بجے خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں گے جو یہاں سے دنیا بھر میں MTA پر Live نشر ہوگا۔

11 مئی کو جماعت احمدیہ کی طرف سے Beverly Hills کے ایک ہوٹل میں ایک Reception کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں بہت سارے اہم مہمان شامل ہوں گے جن کی تعداد اڑھائی صد سے زیادہ ہے۔ خلیفۃ المسیح اس تقریب میں مسلم دنیا میں Extremism کو مدّنظر رکھتے ہوئے اس موضوع پر خطاب کریں گے کہ اس انتہا پسندی کو کیسے روکا جاسکتا ہے اور یہ بھی بتائیں گے کہ لوگ کیوں ان راستوں پر چلتے ہیں۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا امریکہ کا یہ تیسرا دورہ ہے۔ قبل ازیں انہوں نے 2008ء اور 2012ء میں East Coast کا دورہ کیا تھا۔ جماعت احمدیہ کا ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل ۲۴ مئی ۲۰۱۳)

❀❀❀

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نسخہ سرمہ نور و کاجل اور حبّ اٹھرہ وزد جام عشق کیلئے رابطہ کریں

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
عبدالقدوس نیاز (موبائل) 098154-09445

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

سکولز، کالجز اور یونیورسٹی کے طلباء کی حضور انور کے ساتھ نشست۔

- معاشرہ کی برائیوں سے بچنے کے لئے استغفار کیا کرو اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھا کرو۔
- احمدی طلباء اپنے مختلف مضامین میں ریسرچ میں جائیں اور ریسرچ کے خلاء کو پُر کریں۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی احمدی طلباء کو نصائح)

ایک یادگاری پوسٹل ٹکٹ کا اجراء۔ واقفاتِ نَو بچیوں کی کلاس۔

- اپنے آپ کو اس طرح تیار کریں کہ قرآن کریم کی سچی تعلیمات کو سیکھنے والی اور پھر اس پر عمل کرنے والی ہوں۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی واقفاتِ نَو بچیوں کو اہم نصائح)

انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں افراد جماعت مرد و زن، بچوں اور بچیوں نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور براہ راست آپ کی دعاؤں سے فیض پایا۔

(لاس اینجلز امریکہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کی مختصر رپورٹ)

6رمئی بروز سوموار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے ''مسجد بیت الحمید'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں آج صبح کے اس سیشن میں 59 فیملیز کے 230 افراد نے اپنے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ان سبھی احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ ہر ایک نے اپنے اپنے مسائل اور معاملات پیش کرکے اپنے آقا سے جہاں رہنمائی لی وہاں دعائیں حاصل کیں اور تسکین قلب پائی۔ بیماروں نے اپنی شفایابی کے لئے دعائیں لیں۔ مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف سے نجات پانے کے لئے دعائیں حاصل کیں۔ طلباء، طالبات نے اپنے امتحانات میں کامیابی کے لئے اپنے آقا کی دعائیں پائیں اور اپنے آقا سے قلم بھی حاصل کئے۔ ہر ایک دعاؤں کے خزانے پاکر واپس لوٹا، ہر ایک کو طمانیت قلب ملی اور دلوں نے سکون پایا۔

آج صبح کے اس سیشن میں ملاقات کرنے والی فیملیز لاس اینجلز کے علاوہ فلاڈلفیا (Philadelphia)، شکاگو اور نارتھ ورجینیا (North Virginia) سے آئی تھیں۔

شکاگو سے آنے والی فیملیز دو ہزار میل، نارتھ ورجینیا سے آنے والی دو ہزار پانچصد میل اور فلاڈلفیا سے آنے والی دو ہزار آٹھ صد میل کے لمبے سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پانے کے لئے پہنچی تھیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔

ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب نائب امیر یو ایس اے و صدر جماعت لاس اینجلز نے دوپہر کے کھانے کا انتظام اپنے گھر میں کیا ہوا تھا۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت ڈاکٹر صاحب کے گھر تشریف لے گئے اور وہاں سے چار بج کر دس منٹ پر حضور انور کی بیت الحمید تشریف آوری ہوئی اور حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد بیت الحمید'' تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

سکولز، کالجز اور یونیورسٹی کے طلباء کی حضور انور کے ساتھ نشست

آج شیڈول کے مطابق سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک پروگرام ترتیب دیا گیا تھا۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ طاہر ہال میں تشریف لے آئے جہاں اس پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم سیّد اویس احمد صاحب نے پیش کی۔ بعد ازاں یوسف Dosu صاحب نے اس کا انگلش ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم فہیم یونس قریشی صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم یو ایس اے نے اس پروگرام کا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں ہدایت دی تھی کہ سکول اور کالج جانے والے طلباء اور طالبات کا Data مکمل کیا جائے۔ نیز اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ اعلیٰ تعلیم کے حصول میں کیا روکیں ہیں۔ حضور انور نے ہدایت دی تھی کہ ہر احمدی طالب علم کو کم از کم 12th Grade تک تعلیم حاصل کرنی چاہیے اور ہمارے احمدی طلباء کا ٹارگٹ Nobel Prize ہونا چاہیے۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت West Coast یعنی امریکہ کے مغربی حصّہ کی جماعتوں میں احمدی طلباء کی تعداد 163 ہے اور طالبات کی تعداد 243 ہے۔ 163 طلباء میں سے اس وقت 94 طلباء ہائی سکول سے نچلے لیول میں زیر تعلیم ہیں۔ 32 طلباء ہائی سکول میں ہیں اور 19 طلباء Bachelor کی ڈگری حاصل کر رہے ہیں۔ دس طلباء Associate Degree اور چار طلباء ماسٹرز کر رہے ہیں۔ جب کہ تین طلباء ڈاکٹر بن رہے ہیں اور ایک طالب علم پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ اور آج اس پروگرام میں کل 126 طلباء شامل ہیں۔

سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ اس وقت Post 12th Grade میں جو طلباء ہیں۔ ان میں سے پانچ پی ایچ ڈی کے پروگرام میں ہیں، چار میڈیکل ڈاکٹر اور دو ڈاکٹر آف لاء اور 18 کا Master کی ڈگری کا پروگرام ہے، جب کہ 13 کا Pre-Medical اور گیارہ کا Engineering کا پروگرام ہے۔

زبانوں کے جاننے کے لحاظ سے 147 طلباء اردو زبان جانتے ہیں، 24 طلباء سپینش زبان، پانچ طلباء فرنچ زبان جب کہ دو طالب علم چائینز زبان اور ایک طالب علم Yoruba زبان جانتے ہیں۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم صاحب کے اس ایڈریس کے بعد Ph.D کرنے والے تین طلباء نے اپنے اپنے مضامین پر Presentations دیں اور ریسرچ پیش کی۔

- سب سے پہلے مکرم ڈاکٹر ارمان بٹ صاحب نے اپنے Ph.D کی ریسرچ کے مقالہ کے بارہ میں بتایا کہ ان کی ریسرچ کا مقصد انسانی جسم میں مصنوعی آلات مثلاً جوڑوں کے Arthritis کے لئے جو Prosthesis یعنی مصنوعی جوڑ ڈالے جاتے ہیں یا اسی طرح Dental Implant نصب کئے جاتے ہیں ان کو جسم کے اندر جوڑوں میں نصب کرنے کے بعد Loosing، Dislocation اور Infection وغیرہ سے بچانا ہے۔ اس کے لئے وہ ان آلات کی Outer Surface یعنی بیرونی تہ کو زنگ آلود ہونے سے بچانے پر ریسرچ کر رہے ہیں۔ دانتوں کی اس سرجری کے خرچ کا اندازہ گیارہ ہزار ڈالر سے لے کر ایک لاکھ تیس ہزار ڈالر تک ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تو بڑا مہنگا علاج ہے۔

اس کے بعد ڈاکٹر محمد البراقی صاحب نے شہد کی مکھی کے حوالہ سے اس مضمون پر اپنی ریسرچ پیش کی کہ کیڑے مار ادویات اور مختلف Viruses کس طرح شہد کی مکھی کی بقا، اس کی زندگی اور اس کے کام پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ کیڑے مارنے والے کیمیا اور ادویات سے Fungic مارنے کا مادہ پیدا ہوتا ہے اور سبزے کے مارنے والے کیڑوں کا Pollen میں پایا جانا شہد کی مکھی کے نقل و حرکت کی تعیین کرتا ہے۔

سیاہ رنگ کی مکھی کے خلیوں میں جو Virus پایا جاتا ہے وہ سردی میں زیادہ بنتا ہے اور "Deformed Wing Virus" ہر موسم میں پایا جاتا ہے۔

کیڑے مارنے والے کیمیاوی اجزاء اور Virus کے ملاپ سے مکھیوں کی آبادی کو سخت نقصان پہنچا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس سوال پر کہ کیا یہ بات درست ہے کہ اگر ایک شہد کی مکھی مرجائے تو باقی تمام کارکن مکھیاں اس کو چھتہ سے باہر نکال دیتی ہیں؟

اس پر موصوف نے بتایا کہ ہماری ریسرچ کے مطابق یہ بات بالکل درست ہے شہد کی مکھی بہت صاف ستھری رہتی ہے اور کسی قسم کی گندگی چھتہ میں برداشت نہیں کرتی۔ چھتہ کے اندر ایک بڑی اعلیٰ تنظیم ہے۔ اس لئے اگر کوئی مکھی مرجائے تو دوسری مکھیاں اس کو چھتہ سے نکال باہر پھینکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: شہد کی مکھیوں کا تحقیقی عمل گرم علاقوں میں نسبتاً آسان ہوتا ہے اگر یہاں پر مکھیوں کی افزائش کی جائے۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ بالکل ایسے ہی ہے۔ جس قدر زیادہ پھول ہوں گے اور جتنے زیادہ پھولوں کے ادوار ہوں گے اسی قدر شہد کی مکھیاں ترقی کریں گی اور ان کی آبادی بھی بڑھے گی۔ مکھیوں کی افزائش نسبتاً گرم موسم میں، ان سبزہ زاروں میں بڑی عمدگی سے ترقی کرتی ہے۔ گرم علاقوں میں ایک متوازن آب وہوا سب سے موزوں ماحول ہے جس میں ترقی سب سے اچھی ہوتی ہے۔ مقامی ماحول کی اچھی مکھیاں افزائش نسل کے لئے سب سے زیادہ موزوں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اس بارہ میں آپ کی ریسرچ کیا کہتی ہے کہ اگر چھتے میں شہد کا سٹاک کم ہوجائے تو کیا وہ کالونی کی زندگی کے لئے خطرہ بن سکتا ہے؟ اس پر موصوف نے عرض کی کہ اگر شہد کی مقدار کم ہوجائے اور زیادہ مقدار میں شہد نکال لیا جائے تو سردیوں میں ان Colonies کے لئے خطرہ ہوسکتا ہے۔

موصوف نے بتایا کہ شہد کی مکھیاں نشے میں مدہوش ہوجائیں تو وہ باقی کالونی کی دوسری مکھیوں کی فاصلے اور سمت کے لحاظ سے غلط نشاندہی کرسکتی ہیں۔ اس طرح غلط نشاندہی کی وجہ سے مکھیاں اپنے ہدف پر نہیں پہنچ پائیں گی۔

Pollen کے حوالہ سے ایک سوال پر موصوف نے عرض کیا کہ Pollen شہد کی مکھی کی غذا ہے۔ اس سے وہ ننھی مکھیوں کے لئے روٹی بناتی ہے جو ان کے لئے بطور غذا کے کام آتی ہے۔

موصوف نے بتایا کہ اس بات پر بھی ریسرچ ہو رہی ہے کہ سیٹلائٹ اور موبائل فون وغیرہ کی Rays بھی شہد کی مکھیوں کی ڈائریکشن اور سگنل کو خراب کرتی ہیں جس کی وجہ سے یہ اپنا راستہ اور سمت کھودیتی ہیں۔

❁ بعد ازاں مکرم مظفر احمد ظفر صاحب نے درج ذیل عنوان کے حوالہ سے اپنی ریسرچ پیش کی اور کام کے بارہ میں بتایا:

Quantitative Approach To Study Hidden Forces That Impact Orgizational Learning

موصوف نے بتایا کہ ہم اس بات پر ریسرچ کر رہے ہیں کہ مختلف آرگنائزیشن کیوں کامیاب نہیں ہوتیں؟ ان کی ترقی کا لیول کیوں آگے نہیں بڑھتا؟ وہ کون سی مخفی چیز ہے جو ان کی ترقی کی راہ میں حائل ہے۔ ان کی کامیابی کو کیسے بڑھایا جاسکتا ہے؟

موصوف نے بتایا کہ اس تحقیق کے تین ادوار ہیں۔ پہلے Phase میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس بنیادی وجہ کو معین کریں جو کامیابی میں روک بن رہی ہے۔ ایک بات جو ہمارے سامنے ہے وہ یہ ہے کہ تنظیمی ساخت کے سلسلہ میں کافی ابہام اور وساوس ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ عمل اور اقوال میں تضاد نظر آتا ہے۔

دوسرے Phase میں، تنظیم کی وسعت میں تین اجزاء ہیں جن کے توازن سے ترقی کی راہیں استوار ہوتی ہیں۔ یہ اجزاء وہ ہیں جن کے باہم اشتراک سے صحیح خطوط، مزید وسعت اور ترقی کے استوار ہوتے ہیں۔ ان کی شناخت کے لئے انٹرویو اور تبصروں کے سلسلہ پر غور اور تدبر کی ضرورت ہے۔ یہ انٹرویو تنظیم کے کارکنان سے کئے جاتے ہیں۔

تیسرا Phase وہ ہے جب ان تمام انٹرویو اور تبصروں سے ماخوذ Data کو بغور دیکھا جائے جن سے تنظیم کی تشکیل نو ہوسکتی ہے۔

ان Presentations کے بعد بعض طلباء نے سوالات کئے اور ریسرچ کے حوالہ سے مختلف امور دریافت کئے۔ سوالات کرنے والوں میں مڈل سکول میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء بھی تھے۔ ان کے سوالات کا معیار بہت اچھا تھا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے خوشی ہے کہ بڑی ذہین جنریشن آئندہ آرہی ہے۔

❁ اس پروگرام کے آخر پر ایک طالب علم نے معاشرہ کی برائیوں سے بچنے کے حوالہ سے دریافت کیا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ استغفار کیا کرو اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھا کرو۔

حضور انور نے فرمایا: سوسائٹی میں اچھی چیزیں بھی ہوتی ہیں لیکن جو بری چیزیں ہیں ان سے بچو۔

❁ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یورپین ممالک میں یورپین سٹوڈنٹ ریسرچ میں نہیں جارہے۔ ان کا اس طرف کم رجحان ہے اس لئے میں نے احمدی طلباء کو کہا ہے کہ وہ اپنے مختلف مضامین میں ریسرچ میں جائیں اور یہ جو ریسرچ کا خلاء ہے اس کو پر کریں۔ اگر آپ لوگ بھی کسی مضمون میں اچھے ہیں تو اس میں ریسرچ کریں۔

❁ حضور انور نے فرمایا یہاں ان ممالک میں ایشین اور افریقن طلباء کو بہت زیادہ تحقیق اور چھان بین کرنے کے بعد اہم اور حساس اداروں میں ملازمت ملتی ہے۔ آپ ریسرچ ورک میں جائیں اور اپنا نام پیدا کریں تو پھر آگے بڑھنے کے مواقع بہت زیادہ ہوں گے۔

مڈل سکول کے ایک طالب علم نے اپنی کسی تکلیف کا ذکر کرکے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مدد کرے۔ حضور انور نے فرمایا ناامید نہیں ہونا، اپنی پڑھائی مکمل کرو، پورے عزم کے ساتھ تعلیم جاری رکھو۔ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔ طلباء کا حضور انور کے ساتھ یہ پروگرام چھ بج کر 55 منٹ تک جاری رہا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملی و انفرادی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

مجموعی طور پر 32 فیملیز کے 112 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا اور ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو حضور انور نے ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں نے اپنے آقا سے چاکلیٹ کا تحفہ حاصل کیا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز لاس اینجلیز (Los Angeles) کے مختلف حلقوں کے علاوہ Zoin اور Saint Louis کی جماعتوں سے آئی تھیں۔ ان دونوں جماعتوں سے آنے والی فیملیز دو ہزار میل کا طویل سفر طے کرکے اپنے محبوب آقا سے ملاقات کے لئے آئی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الحمید'' میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ایک یادگاری پوسٹل ٹکٹ کا اجراء

جماعت احمدیہ امریکہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ویسٹ کوسٹ (West Coast) امریکہ کے بابرکت دورہ کی خوشی میں خدا تعالیٰ کے حضور جذبات شکر بجا لاتے ہوئے ایک یادگاری پوسٹل ٹکٹ (Commemorative Stamp) تیار کروائی ہے۔ یہ پوسٹل ٹکٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کیپیٹل ہل امریکہ، یورپین پارلیمنٹ (برسلز بیلجیم)، برٹش پارلیمنٹ، ملٹری ہیڈکوارٹر جرمنی اور دیگر فورمز پر قرآن کریم کی تعلیم پر مبنی خطابات کے مختلف مضامین مثلاً حبّ الوطنی، امن، انصاف اور آزادی ضمیر کی ایک تصویری شکل ہے۔ یہ ٹکٹ امریکہ کی پوسٹل سروس میں بھی استعمال ہوگی۔ انشاء اللہ۔

اس ٹکٹ کے بائیں کونے پر مینارۃ المسیح بنا ہوا ہے اور اوپر کے حصہ میں Ahmadiyya Muslim Community United States of America لکھا ہوا ہے۔ ٹکٹ کے درمیان میں دنیا کا گلوب بنا ہوا ہے اور اس گلوب کے گرد دائرہ کی شکل میں آٹھ انسانوں کے خاکے ہیں جنہوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑے ہوئے ہیں۔ ٹکٹ کے مختلف اطراف میں سرخ رنگ میں Loyalty، سیاہ رنگ میں Justice، سبز رنگ میں Peace اور نیلے رنگ میں Freedom of Conscience لکھا ہوا ہے اور جو آٹھ انسانوں کے خاکے ہیں وہ بھی مذکورہ چار رنگوں میں ہیں گویا کہ یہ پیغام دیا گیا ہے کہ ان چاروں چیزوں کو اختیار کرنے سے ہی مختلف اقوام آپس میں متحد ہوسکتی ہیں اور دنیا امن کا، سلامتی کا گہوارہ بن سکتی ہے۔

7 مئی بروز سوموار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے ''مسجد بیت الحمید'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف ممالک کی جماعتوں کی طرف سے آئی ہوئی دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائیں اور ان پر اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔

دفتری ملاقاتیں

دس بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق پہلے دفتری ملاقاتیں ہوئیں۔ مکرم نسیم مہدی صاحب، نائب امیر مبلغ انچارج یو ایس اے اور ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے حضور انور کی خدمت میں بعض دفتری معاملات پیش کرکے ہدایات حاصل کیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 55 فیملیز کے 192 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی اور اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ آج ملاقات کرنے والی فیملیز میں جماعت لاس اینجلیز (Los Angeles) کے علاوہ Portland ،North Virginia, Houston اور شکاگو (Chicago) سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔ پورٹلینڈ سے آنے والی فیملیز آٹھ صد میل، نارتھ ورجینیا سے آنے والی فیملیز دو ہزار پانچ صد میل، ہیوسٹن سے آنے والی ڈیڑھ ہزار میل اور شکاگو سے آنے والے خاندان دو ہزار میل سے زائد کا فاصلہ طے کرکے اپنے آقا کے ساتھ ملاقات کرنے کے لئے پہنچے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں نے اپنے آقا سے چاکلیٹ حاصل کیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الحمید'' میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد

حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

واقفاتِ نو بچیوں کی کلاس

آج پچھلے پہر واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس کا پروگرام تھا۔ پانچ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز طاہر ہال میں تشریف لائے جہاں باقاعدہ کلاس کا آغاز ہوا۔ عزیزہ عائشہ ودود نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اردو ترجمہ سعدیہ احمد نے پیش کیا۔ بعدازاں انگلش ترجمہ سنبل جتالہ نے پیش کیا۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث مبارکہ عزیزہ سائرہ جنجوعہ نے پیش کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اس کے سارے کام برکت ہی برکت ہوتے ہیں۔ یہ فضل صرف مومن کے لئے مختص ہے۔ اگر اس کو کوئی خوشی و مسرّت اور فراخی نصیب ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہے اور اس کی شکرگزاری اس کے لئے مزید خیر و برکت کا موجب بنتی ہے اور اگر اس کو کوئی دکھ اور رنج تنگی اور نقصان پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے اور اس کا یہ طرزِ عمل بھی اس کے لئے خیر و برکت کا ہی باعث بن جاتا ہے کیونکہ وہ صبر کرکے ثواب حاصل کرتا ہے۔ بعد ازاں عزیزہ صباہ پاشا نے حدیث کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد بچیوں کے ایک گروپ نے حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی درج ذیل نعت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بدر گاہ ذی شان خیر الانام
شفیع الوریٰ مرجع خاص و عام
بصد عجز و منّت بصد احترام
یہ کرتا ہے عرض آپ کا اک غلام
کہ اے شاہ کونین عالی مقام
علیك الصلوۃ علیك السلام

بعدازاں عزیزہ سلمانہ شاہ صاحبہ نے اس نعت کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا درج ذیل اقتباس عزیزہ زملہ ملہی نے پیش کیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں:

’’ہمارے ہادیٔ کامل کو یہ دونوں باتیں دیکھنی پڑیں۔ ایک وقت تو طائف میں پتھر برسائے گئے۔ ایک کثیر جماعت نے سخت سے سخت جسمانی تکلیف دی۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقلال میں فرق نہ آیا۔ جب قوم نے دیکھا کہ مصائب و شدائد سے ان پر کوئی اثر نہ پڑا تو انہوں نے جمع ہو کر بادشاہت کا وعدہ دیا۔ اپنا امیر بنانا چاہا۔ ہر ایک قسم کے سامان آسائش مہیا کردینے کا وعدہ کیا۔ حتیٰ کہ عمدہ سے عمدہ بی بی بھی۔ بدیں شرط کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بتوں کی مذمت چھوڑ دیں۔ لیکن جیسے کہ طائف کی مصیبت کے وقت، ویسی ہی اس وعدۂ بادشاہت کے وقت حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کچھ پروا نہ کی اور پتھر کھانے کو ترجیح دی۔ سو جب تک خالص لذت نہ ہو تو کیا ضرورت تھی کہ آرام چھوڑ کر دکھوں میں پڑتے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 11۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

بعد ازاں اس اقتباس کا اردو ترجمہ عزیزہ مریم شیخ نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ مدیحہ ملہی، نائلہ چوہدری، مطاہرہ رانا، عطیہ خاں اور عزیزہ صالحہ ڈار نے "Mohammad (sa) Messenger of Peace" کے عنوان پر باری باری تقاریر کیں۔ اس Presentation کے بعد عزیزہ ایمن سیّدہ احمد نے اردو زبان میں ’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر احسانات‘‘ کے عنوان پر تقریر کی۔ تقریر بہت عمدہ تھی۔ حضور انور نے فرمایا: اردو کہاں سے سیکھی ہے؟ جس پر بچی نے بتایا کہ دو ماہ پہلے پاکستان سے آئی ہوں۔ پاکستان میں ہی سیکھی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: واقفات نو بچیوں کو ماشاء اللہ اچھی تقریریں کرنی آتی ہیں۔

بعد ازاں West Coast کے مختلف مقامات کی تصویری جھلکیاں دکھانے کا پروگرام تھا۔ آغاز میں حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے بتایا گیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن سے لاس اینجلیز (امریکہ) تک 5437 میل کا فاصلہ طے کرکے آئے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ 5600 میل سے زائد تھا۔

ویسٹ کوسٹ کی جماعتوں اور ان کے مرکز اور مساجد کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا گیا Tucson میں ’’مسجد یوسف‘‘ ہے۔ Oakland میں ’’احمدیہ مشن ہاؤس‘‘ ہے Bay Point جماعت میں ’’مسجد دارالسلام‘‘ ہے۔ لاس اینجلیز Chino میں ’’مسجد بیت الحمید‘‘ ہے اور لاس اینجلیز ویسٹ میں سینٹر بیت السلام ہے۔ San Jose جماعت میں ’’مسجد بیت البصیر‘‘ ہے۔ پورٹ لینڈ میں ’’مسجد بیت الرضوان‘‘ ہے۔ سیاٹل (Seattle) میں مشن ہاؤس ہے۔ San Diego جماعت میں صلوٰۃ سینٹر ہے اور Pheonix جماعت میں احمدیہ سینٹر ’’بیت الاٗمان‘‘ ہے۔ ان سب مساجد اور سینٹرز کی تصاویر ساتھ ساتھ دکھائی جارہی تھیں۔

اس کے بعد ویسٹ کوسٹ کے مختلف تاریخی مقامات کی Presentation دی گئی۔ اس موقع پر کسی تکنیکی خرابی کی وجہ سے ساتھ ساتھ سکرین پر تصاویر نہ دکھائی جاسکیں۔

اس موقع پر حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا TV والوں نے کوشش کی ہے کہ یہاں تصاویر میں ویسٹ کوسٹ کے یہ تاریخی مقامات نہ دیکھوں بلکہ خود جا کر موقع پر دیکھوں۔

آخر پر بچیوں کے ایک گروپ نے درج ذیل ترانہ خوش الحانی سے پیش کیا۔

صد شکر ہے، صد شکر ہے، صد شکر خدا کا
صد شکر ہے تشریف یہاں لائیں ہیں آقا
یہ کتنا حسین قابل صد رشک ہے منظر
لگتا ہے اتر آیا ہے خود مولا زمیں پر
صد شکر ہے، صد شکر ہے، صد شکر خدا کا
صد شکر ہے تشریف یہاں لائیں ہیں آقا

❁ پروگرام کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ میں کونسی بچیاں ڈاکٹر بن رہی ہیں۔ جس پر بعض بچیوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ حضور انور نے فرمایا: ضروری نہیں کہ آپ یہاں امریکہ میں کام کریں۔ آپ کو افریقہ یا کسی اور تھرڈ ورلڈ کنٹری میں بھجوایا جائے گا۔

❁ اسی طرح حضور انور کے دریافت فرمانے پر جو بچیاں ٹیچرز بن رہی ہیں انہوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

❁ ایک بچی نے بتایا کہ Mass کمیونیکیشن میں ماسٹرز کیا ہے۔ پاکستان سے ماسٹرز کر کے آئی ہوں۔ یہاں کی امیگریشن لے کر آئی ہوں۔ حضور انور نے اس بچی کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ یہاں MTA کے لئے وقت دو اور خدمت کرو۔

❁ ایک بچی نے بتایا کہ میں شادی کر کے پاکستان سے آئی ہوں وہاں B.Sc کر رہی تھی لیکن مکمل نہیں کر سکی۔ اب ارادہ ہے کہ یہاں کمپیوٹر پروگرام میں ڈگری کرلوں۔

❁ **ایک بچی نے سوال کیا کہ واقفات نو بچیوں کی سب سے اہم کوالٹی کیا ہونی چاہیے؟ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** نیک اور متقی بنیں، خدا کا خوف رکھنے والی ہوں۔ پانچوں نمازیں ادا کرنے والی ہوں، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی ہوں۔ قرآن کریم کا ترجمہ پڑھیں اور پھر اس کی تفسیر پڑھنے والی ہوں، قرآن کریم کی سچی تعلیمات کو سیکھنے والی اور پھر اس پر عمل کرنے والی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ اپنے آپ کو اس طرح تیار کریں کہ سچی تعلیمات پر خود بھی عمل کریں اور دوسروں کو بھی بتا سکیں۔ دوسروں کے لئے اپنا بہترین اور مثالی نمونہ پیش کریں۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم کی سچی تعلیمات میں سے ایک یہ ہے کہ عورت حیادار اور باپردہ ہو۔ آپ پردہ کرنے والی ہوں اور سوسائٹی کے بداثرات سے اپنے آپ کو بچانے والی ہوں۔ پس آپ خود ایک اعلیٰ مثال اور نمونہ بنیں تاکہ دوسری لڑکیاں آپ کو Follow کرسکیں۔ لیکن اگر آپ نے پردہ چھوڑ دیا، آپ کا لباس ٹھیک نہ ہوا، آپ فیشن میں جا پڑیں، مکس گیدرنگ (Mix Gathering) میں شامل ہوئیں اور کوئی خیال نہ رکھا، مردوں سے لڑکوں سے کالج، یونیورسٹی میں کھلا میل جول رکھا تو پھر آپ کے محفوظ رہنے کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔

❁ **ایک بچی کے سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ ایسی جگہ Job نہ کرو جہاں کم از کم جو پردہ ہے وہ نہ لے سکو۔** سوائے اس کے کہ کوئی بھوکا مر رہا ہو اور کوئی دوسرا ذریعہ بھی نہ ہو تو پھر بھوک میں تو سؤر کھانا بھی جائز ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں پردہ وغیرہ حجاب کے معاملہ میں کوئی زیادہ سختی بھی نہیں ہے۔ لیکن یورپ میں دوسرے ملکوں کی نسبت زیادہ سختی ہے۔ آپ کا کم از کم پردہ یہ ہے کہ بال ڈھکے ہونے چاہئیں اور نیچے ٹھوڑی والا حصہ ڈھکا ہونا چاہیے۔ ہاں اگر میک اپ کرنا ہے تو پھر اپنا منہ بھی ڈھانکو۔

❁ **ایک واقفہ نو کے اس سوال پر کہ ہمارے لئے بہترین کیریئر کونسا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ڈاکٹر بننا سب سے بہتر ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو قسم کے علم ہیں عِلْمُ الْاَدْیَان وَ عِلْمُ الْاَبْدَان یعنی دین کا علم اور جسم کا علم (یعنی طب کا علم)

حضور انور نے فرمایا: پھر اس کے بعد ٹیچنگ ہے۔ پھر مختلف زبانیں ہیں۔ کوئی زبان سیکھ کر ترجمہ کا کام بھی کرسکتی ہو۔

❁ **ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ کوئی ایسی دعا بتائیں جو ہر بچی کو پڑھنی چاہیے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا:** پانچ وقت کی نمازیں پڑھو۔ قرآن کریم باقاعدہ پڑھو۔

چھ بج کر پچاس منٹ پر یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں کو بیگ اور چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج مجموعی طور پر 32 فیملیز کے 106 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی اور اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور کم عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز Tucson Az, Rochester, Research Triangle, Virginia, New Jersey, Harris Berg, Seattle, Washington Dc اور Tennessee کے علاقوں اور جماعتوں سے بڑے لمبے اور تھکا دینے والے سفر طے کرکے آئی تھیں۔

Tucson سے آنے والی فیملیز 350 میل، سیاٹل سے سفر کرنے والی فیملیز ایک ہزار دو صد میل اور روچسٹر، ورجینیا، نیو جرسی، Research Triangle، ہیرس برگ اور واشنگٹن سے آنے والی فیملیز تین ہزار میل سے زائد کا سفر طے کرکے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’مسجد بیت الحمید‘‘ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ)

(الفضل انٹرنیشنل 31 مئی 2013ء)

رمضان المبارک کے متعلق معلومات

(بطرز سوال وجواب) قسط: سوئم (آخری)

سوال کیا عورت گھر میں خلوت والی جگہ میں اعتکاف بیٹھ سکتی ہے؟

جواب اگر کسی جگہ مسجد نہیں یا مسجد میں عورت کیلئے رہائش کا معقول انتظام نہیں تو عورت گھر میں ایک خاص جگہ مقرر کرکے وہاں اعتکاف بیٹھ سکتی ہے۔

سوال کیا بوڑھے آدمی کیلئے جس کیلئے روزہ رکھنا مشکل ہے بغیر روزے کے مسجد میں اعتکاف بیٹھنا جائز ہے؟

جواب عام حالات میں اعتکاف کیلئے روزہ ضروری شرط ہے حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ روزہ کے بغیر اعتکاف درست نہیں۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ ’’لا اعتکاف الا بصوم‘‘

(ابوداؤد کتاب الاعتکاف باب المعتکف یعود المریض صفحہ ۱/۳۳۵)

سوال کیا اعتکاف کی صورت میں کالج میں درس وتدریس کے لئے جانا جائز ہے؟

جواب بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ انسان کو ان کے کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہوتا ہے لیکن اگر ان کو کیا جائے تو پھر ضروری شرائط کے ساتھ ان کی بجا آوری مشروط ہے۔ اعتکاف کا بھی یہی حال ہے آپ چاہیں تو اعتکاف بیٹھیں اور چاہیں تو اپنے حالات کے پیش نظر ترک کریں۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ مسنون اعتکاف کی نیت سے اعتکاف بھی بیٹھیں اور پھر اپنی مرضی کو بھی اس میں دخل انداز ہونے دیں۔

سوال اعتکاف کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب مسنون اعتکاف وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کے مطابق ہو اور جو حدیثوں سے ثابت ہے اور وہ یہ ہے کہ رمضان کا آخری عشرہ آپ مسجد میں روزہ سے گزارتے اور حوائج ضروریہ کے علاوہ باقی کسی ضرورت سے مسجد سے باہر نہ آتے۔

یہ مکمل اور سنت کے مطابق اعتکاف ہے لیکن اگر کوئی اس کے لئے اپنے حالات کے اعتبار سے گنجائش نہ پائے تو اس میں کمیاں کی جاسکتی ہیں۔ مثلاً اگر کوئی پورا عشرہ نہ بیٹھ سکے تو وہ حسب گنجائش ۹ دن۔ ۸ دن۔ ۷ دن اور اس سے بھی کم دن اعتکاف بیٹھ لے تو اللہ تعالیٰ کے حضور سے ایسا کرنے والا ثواب کا مستحق ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی روزہ نہیں رکھ سکتا تو اپنا وقت مسجد میں اللہ تعالیٰ کے ذکر میں صَرف کر کے اپنی کوشش کے مطابق اعتکاف کا ثواب حاصل کرسکتا ہے۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے جو پورا سالم دن اعتکاف کے لئے نہیں بیٹھ سکتے تو انہیں جتنی گھڑیاں مسجد میں عبادت میں میسر آسکتی ہیں یہ ان کی سعادت کا موجب ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ائمہ سلف نے ان حالات میں ایسی روایتوں کی تصریح کی ہے اور اعتکاف کے جذبہ کو قوی رکھنے کیلئے حوصلہ افزائی کے پہلو کو ترجیح دی ہے۔

سوال کیا حوائج ضروریہ کے لئے اگر قریب انتظام نہ ہو تو معتکف دُور بھی جاسکتا ہے؟

جواب حوائج ضروریہ کے لئے اگر قریب انتظام نہیں تو دور فاصلہ پر جاسکتے ہیں۔ لیکن فراغت کے بعد فوراً مسجد میں واپس آجائیں۔

سوال کیا معتکف جماعتی میٹنگ یا جماعتی کاموں کیلئے مسجد سے باہر جاسکتا ہے؟

جواب: جہاں تک ممکن ہو حوائج ضروریہ کے علاوہ کسی اور کام کیلئے مسجد سے باہر نہ جائے ورنہ مسنون اعتکاف ادا نہیں ہوگا۔ ہاں وقتی اعتکاف یعنی مسجد کی عبادت کا ثواب میسّر آسکتا ہے۔

سوال کیا کھانا کھانے کیلئے معتکف گھر جاسکتا ہے یا بازار سے کھانا لاسکتا ہے؟

جواب اگر کھانا لانے کا کوئی انتظام بسہولت نہ ہوسکے تو گھر سے کھانا لایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح بازار سے بھی۔

سوال اگر مسجد میں غسل کا انتظام نہ ہو تو کیا غسل کیلئے گھر جاسکتے ہیں؟

جواب اگر پہلے سے بطور نیت غسل کو حوائج ضروریہ میں شامل کرلیا جائے تو اس کیلئے گھر جاسکتا ہے۔ وضو اور ضروری غسل تو پہلے ہی حوائج ضروریہ میں شامل ہے۔ اس مقصد کے لئے مسجد سے باہر آسکتا ہے۔

سوال کیا اعتکاف کی حالت میں مسجد میں بیٹھ کر حجامت بنوانا اور بال کٹوانا درست ہے۔ کیا اس سے آداب مسجد میں کوئی حرج تو لازم نہیں آتا؟

جواب اعتکاف کی حالت میں بال کٹوانے اور حجامت بنوانے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ مسجد کے اندر اسے ناپسند کیا گیا ہے کیونکہ یہ امر مسجد کے احترام اور اس کے آداب کے خلاف ہے۔ اکثر علماء امّت کا یہی مسلک ہے۔ چنانچہ مؤطا امام مالکؒ کی شرح اوجز المسالک میں لکھا ہے:۔

’’وَيُكْرَهُ حَلْقُ الرَّأْسِ فِيْهِ مُطْلَقًا اَىْ مُعْتَكِفًا كَانَ أَوْغَيْرَ مُعْتَكِفٍ... وَذٰلِكَ لِحُرْمَةِ الْمَسْجِدِ‘‘۔

(اوجز المسالک صفحہ ۱۱۲۔ ۳/۱۱۳)

یعنی مسجد میں بال کٹوانا ناپسندیدہ ہے۔ یہ ممانعت مسجد کے احترام کے پیش نظر ہے۔ اعتکاف کی وجہ سے نہیں۔ کیونکہ حجامت بنوانا منافی اعتکاف نہیں۔

روایات میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت اعتکاف میں جب بالوں میں کنگھی کرنا ہوتی تو آپؐ اپنا سر مسجد سے باہر کردیتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو اپنے حجرہ میں ہوتیں آپؐ کو کنگھی کردیتیں۔

سوال کیا معتکف اپنے دنیاوی کاروبار کے متعلق گفتگو کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارہ میں فرمایا:۔

’’سخت ضرورت کے سبب کرسکتا ہے اور بیمار کی عیادت کیلئے اور حوائج ضروریہ کے واسطے باہر جاسکتا ہے‘‘ (بدر ۲۱/فروری ۱۹۰۷ء)

’’روزے کے لئے نیت ضروری ہے۔ بغیر نیت کا ثواب نہیں۔ نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ افق مشرق پر سیاہ دھاری سے سفید دھاری شمالاً جنوبًا ظاہر ہونے تک کھانا پینا جائز ہے۔ اگر اپنی طرف سے احتیاط ہو اور بعد میں کوئی کہے کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہوگئی تھی تو روزہ ہوجاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانا کھانے اور نماز فجر میں ۵۰ آیت پڑھنے تک وقفہ ہوتا تھا‘‘ (الفضل ۲۸ جولائی ۱۹۱۴)

سوال اگر بوقت سحری روزہ کی نیت نہ تھی لیکن ۱۰ یا ۱۱ بجے دن کے روزہ کا ارادہ کرلیا تو کیا اس کا روزہ ہوجائے گا؟۔

جواب روزہ کی نیت طلوعِ فجر سے پہلے کی جانی چاہئے۔ البتہ اگر کوئی عذر ہو مثلاً اسے علم نہیں ہوسکا کہ آج سے رمضان شروع ہے یا سویا رہا۔ صبح بیدار ہونے پر پتہ چلا کہ آج تو روزہ ہے یا کوئی اور اسی قسم کا عذر ہے تو وہ دوپہر سے پہلے پہلے اس دن کے روزہ کی نیت کرسکتا ہے۔ بشرطیکہ اس نے طلوع فجر کے بعد سے کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

سوال (ا) ایک شخص نفلی روزہ کی نیت کرتا ہے لیکن سحری کھانے سے رہ جاتا ہے تو کیا وہ روزہ رکھے؟

(ب) رمضان میں رات کو بیمار تھا۔ صبح سحری کے وقت طبیعت سنبھل گئی تو کیا وہ روزہ رکھے؟

(ج) فرض روزہ کیلئے سحری نہ کھاسکے تو کیا روزہ رکھے؟

جواب (ا) سحری کھانا مسنون ہے ضروری اور واجب نہیں اس لئے اگر کوئی سحری نہیں کھاسکا تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے یہ نہیں کہ اس کا روزہ ہی نہیں ہوتا۔

(ب) اگر سحری کے وقت طبیعت اچھی ہو تو روزہ رکھنا چاہئے۔ رات سے روزہ کی نیت ہونے کے معنے یہ ہیں کہ طلوع فجر سے پہلے پہلے روزہ رکھنے کا ارادہ کرے۔

سوال کیا سحری کھانا ضروری ہے؟

جواب سحری کھائے بغیر روزہ رکھنے میں برکت نہیں ویسے ضرورت اور عذر کی صورت میں سحری کھائے بغیر بھی روزہ رکھنا جائز ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔

(بخاری کتاب الصوم باب برکۃ السحور من غیر ایجاب الخ صفحہ ۱/۲۵۸)

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

(اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالک صفحہ ۱۵ جلد ۳)

سفیدی میں نیت روزہ

سوال ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور میں نے کچھ کھا کر روزے کی نیت کی مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہوگئی تھی اب میں کیا کروں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ایسی حالت میں اس کا روزہ ہوگیا دوبارہ رکھنے کی حاجت نہیں کیونکہ اپنی طرف سے اُس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں۔

(بدر ۴ فروری ۱۹۰۷ء فتاوی‘‘ مسیح موعود صفحہ ۱۹۶)

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا روزے کی افطاری کے بارے میں کیا عمل تھا؟

جواب بخاری اور مسلم کی حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ‘‘

(بخاری کتاب الصوم باب متی یحل فطر الصائم صفحہ ۱/۲۶۲)

یعنی جونہی مشرق سے رات آئے مغرب کی

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Mob.: 9900077866, Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’شرک سے بچو کہ یہ تقویٰ کی ابتدائی اینٹ ہے۔

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ ۵۷۳)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

طرف دن جائے یعنی سورج افق پر غالب ہوجائے تو اسی وقت روزہ دار کو روزہ کھول لینا چاہئے۔

سفر میں روزہ کی ممانعت کی وضاحت

ا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سفر میں روزہ رکھنے کو حکم عدولی قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

’’مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا‘‘

حضور علیہ السلام کا یہ فیصلہ آیت قرآنی ’فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ‘‘(سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۸۵) پر مبنی ہے اور احادیث نبوی کے مجموعی مفہوم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں رمضان میں روزہ رکھنے والوں کو’’عُصَاۃ‘‘ قرار دیا ہے۔

سوال اگر کسی روزہ دار کو سفر کرنے کی ضرورت پیش آئے تو کیا وہ روزہ توڑ سکتا ہے؟

جواب رمضان کے دنوں میں حتی الوسع سفر سے بچنا چاہئے اور ضرورت کے وقت ہی سفر پر جانا چاہئے۔کون سا سفر ضروری ہے اس کا فیصلہ خود سفر کرنے والے کی صوابدید پر ہے اور وہی اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہے کوئی دوسرا اس کے متعلق فیصلہ نہیں کرسکتا۔ باقی سفر کوئی سا ہو جب تک وہ جاری ہے اس میں روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔

سوال بحالتِ سفر روزہ رکھا جاسکتا ہے یا نہیں۔ نیز کتنے میل تک کا سفر ہو جس میں روزہ نہیں رکھنا چاہئے؟

جواب سفر میں رمضان کا روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔البتہ رمضان کے احترام میں برسرِعام کھانے پینے سے احتراز کرنا مستحسن ہے۔ سفر اور اس کی مسافت کی کوئی شرعی حد اور تعریف مقرر نہیں اسے انسان کی اپنی تمیز اور قوتِ فیصلہ پر رہنے دیا گیا ہے۔

سوال روزہ رکھنے کی عمر کیا ہے؟

جواب: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

’’کئی ہیں جو چھوٹے بچوں سے بھی روزہ رکھواتے ہیں۔ حالانکہ ہر ایک فرض اور حکم کے لئے الگ الگ حدیں اور الگ الگ وقت ہوتا ہے۔

ہمارے نزدیک بعض احکام کا زمانہ چار سال کی عمر سے شروع ہوجاتا ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ سات سال سے بارہ سال تک ہے۔اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ ۱۵ سے ۱۸ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے میرے نزدیک روزوں کا حکم ۱۵ سے ۱۸ سال تک کی عمر کے بچے پر عائد ہوتا ہے اور یہی بلوغت کی حد ہے۔ ۱۵ سال کی عمر سے روزہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہئے اور ۱۸ سال کی عمر میں روزے فرض سمجھنے چاہئیں۔ مجھے یاد ہے جب ہم چھوٹے تھے ہمیں بھی روزہ رکھنے کا شوق ہوتا تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں روزہ نہیں رکھنے دیتے تھے اور بجائے اس کے کہ ہمیں روزہ رکھنے کے متعلق کسی قسم کی تحریک کرنا پسند کریں ہمیشہ ہم پر رعب ڈالتے تھے۔ تو بچوں کی صحت کو قائم رکھنے اور اُن کی قوت کو بڑھانے کیلئے روزہ رکھنے سے انہیں روکنا چاہئے۔ اس کے بعد جب ان کا وہ زمانہ آجائے جب وہ اپنی قوت کو پہنچ جائیں جو ۱۵ سال کی عمر کا زمانہ ہے تو پھر ان سے روزے رکھوائے جائیں اور وہ بھی آہستگی کے ساتھ۔ پہلے سال جتنے رکھیں دوسرے سال ان سے کچھ زیادہ اور تیسرے سال اس سے زیادہ رکھوائے جائیں۔ اس طرح بتدریج ان کو روزہ کا عادی بنایا جائے‘‘ (الفضل ۱۱/اپریل ۱۹۳۵)

سوال طالب علم جو امتحان کی تیاری میں مصروف ہے اس کیلئے روزہ رکھنے کی کیا ہدایت ہے؟

جواب روزہ کی وجہ سے روزمرہ کی مصروفیات کو ترک کرنے کا ہمیں حکم نہیں دیا گیا اس لئے روزمرہ کے کام کی وجہ سے اگر ایک انسان کے لئے روزہ ناقابل برداشت ہے تو وہ مریض کے حکم میں ہے لیکن اس بارہ میں کلیۃً وہ اپنے اقدام کا خود ذمہ دار ہوگا اور اس سے اس کی نیت اور حالت کے مطابق اللہ تعالیٰ سلوک کرے گا۔گویا اپنے حالات کے بارہ میں فیصلہ دینے میں انسان آپ مفتی ہے۔

سوال: بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جبکہ کام کی کثرت ہوتی ہے۔ مثلاً تخم ریزی کرنا یا فصل کاٹنا ہے اسی طرح مزدور جن کا گذارہ مزدوری پر ہے ان سب سے روزہ نہیں رکھا جاتا۔ان کی نسبت کیا ارشاد ہے؟

جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

’’اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ‘‘ ۔ یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ وطہارت سے اپنی حالت سوچ لے اگر کوئی اپنی جگہ مزدور رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے کہ پھر جب یُسر ہو رکھ لے اور عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ کی نسبت فرمایا کہ معنے یہ ہیں کہ جو طاقت نہیں رکھتے‘‘

(بدر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء)

سوال کیا شوگر کی بیماری میں روزہ رکھنا جائز ہے؟

جواب ایک دوست نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے ذیابطیس کی بیماری میں روزہ کے متعلق دریافت کیا تو اس کے جواب میں آپؓ نے فرمایا ’’بیماری میں روزہ جائز نہیں اور ذیابطیس کیلئے تو بہت ہی مضر ہے‘‘ (الفضل ۱۵/جولائی ۱۹۱۵ء)

سوال فدیۃ الصیام کس لئے ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’ایک بار میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے تو معلوم ہوا یہ اس لئے کہ اس سے روزہ کی توفیق ملتی ہے۔خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئی خدا ہی سے طلب کرنی چاہئے وہ قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ عطا کرسکتا ہے۔اسلئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہوں تو دُعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کرسکوں یا نہ کرسکوں اس لئے اس سے توفیق طلب کرے، مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخشے گا۔ (فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۷۵)

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے نوازے اور قال اللہ اور قال الرسولؐ کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے۔آمین۔

❁❁❁

اعلان نکاح

عزیزہ امۃ النعیم بنت مکرم افتخار احمد خان صاحب ساکن دودھ بولی حیدرآباد کا نکاح مکرم شمس الاحمد سلطان غوث ابن مکرم مبارک احمد سلطان غوث ساکن ماریشس سے مبلغ -/693000 روپے حق مہر پر مورخہ 31/5/13 بعد نماز جمعہ مکرم مولوی مصلح الدین سعدی صاحب نے مسجد الحمد سعید آباد، حیدرآباد میں پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو دونوں فریقین کیلئے باعث برکت بنائے۔(افتخار احمد خان۔دودھ بولی حیدرآباد A.P)

اعلان نکاح وتقریب رخصتانہ

مورخہ ۳۰ مئی ۲۰۱۳ کو خاکسار کی بیٹی عزیزہ زیب النساء بھٹی کا نکاح ہمراہ عزیزم شاہ نواز ولد عبدالغنی ساکن بڈھانوں مبلغ ایک لاکھ روپئے پر محترم اورنگ زیب راتھر صاحب زونل امیر پونچھ نے پڑھایا۔رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔اسی روز رخصتانہ کی تقریب بھی عمل میں آئی۔

(ناصر احمد بھٹی۔راجوری)

اعلان دُعا

عزیزی آصفہ قمر بنت محمد عبداللہ اُستاد وعزیزم عبدالحکیم عارف ابن مکرم عبدالحمید صاحب اُستاد کو امسال B.E انجینئرنگ کے فائینل امتحان میں First Division Distinction کی پوزیشن حاصل ہوئی ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور پیارے امام کی دُعاؤں کا ثمرہ ہے۔مزید کامیابی کیلئے درخواست دُعا ہے۔

(محمد عبداللہ اُستاد زعیم انصار اللہ گلبرگہ)

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رُسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
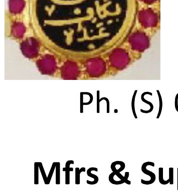
جے کے جیولرز۔کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
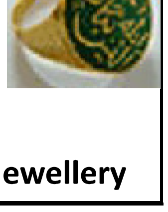
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 6892 میں امۃ النور زوجہ فرحان احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 اپریل 2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہےطلائی زیور ، کڑے ایک عدد وزن 22.790 گرام، ایک سیٹ ہار کانٹے وزن 17.790 گرام، ایک سیٹ ہار کانٹے وزن 17.590 گرام، ایک عدد رنگ وزن 2.250 گرام، دو رنگ وزن 7.820 گرام ، ایک عدد رنگ وزن 3.500 گرام زیور نقرئی: پائل ایک جوڑی وزن 40.160 گرام، حق مہر 5000 ہزار یورو بذمہ خاوند ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالولی الامۃ: امۃ النور گواہ: محمد اعجاز

مسل نمبر 6893 میں ریشمہ خاتون زوجہ مکرم مولوی پیر محمد صاحب نیپالی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال تاریخ بیعت 1994ء ساکن پرسولی بھاٹہ ڈاکخانہ رانی گنج ضلع پرسہ بھاٹہ صوبہ نارینی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 14 مارچ 2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیورات ، ایک نتھنی 630 ملی گرام، بالی سونے کی 2 گرام ، ایک جوڑی پازیب چاندی وزن 100 گرام ، حق مہر 1400 روپے ادا شدہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 438 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: پیر محمد
الامۃ: ریشمہ خاتون گواہ: محمد قمر الدین دیوان

مسل نمبر: 6894 میں سیما کماری زوجہ الیاس احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر عمر 19 سال تاریخ بیعت 1994ء ساکن پرسونی بھاٹہ ڈاکخانہ رانی گنج ضلع برسہ صوبہ نراینی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 14 اپریل 2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیور: نتھنی ایک عدد 630 ملی گرام، ایک عدد بالی، 2 گرام، ٹیکہ 4 گرام پازیب چاندی کی 100 گرام ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: الیاس احمد الامۃ: سیما کماری گواہ: اسرائیل احمد

مسل نمبر 6895 میں تیتری خاتون زوجہ مکرم مسلم راوت قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال تاریخ بیعت 1994ء ساکن امر پٹی ڈاکخانہ ایٹا ہی ضلع پرسہ صوبہ نراینی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 21 مارچ 2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ نتھنی سونے کی وزن 4 گرام، چاندی کے پھول وزن 3 گرام، پازیب دو عدد وزن ۱۵۰ گرام، گوڑائی 250 گرام ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے نیپالی کرنسی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: مسلم راوت الامۃ: تیتری خاتون گواہ: رفیع احمد نعیم

مسل نمبر: 6896 میں سنگیتا شاہ زوجہ سجاد شاہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال تاریخ بیعت 1991 ساکن نیپال ڈاکخانہ بدھ مارگ وارڈ ۱۴ ضلع مورنگ صوبہ انچل کوشی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 20.3.13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ لونگ سونے کا ایک عدد قیمت 5600 روپے۔ پازیب چاندی 200 گرام قیمت 9000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: پیر محمد الامۃ: سنگیتا شاہ گواہ: محمد امیر الدین دیوان

مسل نمبر: 6897 میں حاسبون خاتون زوجہ مکرم عبداللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال تاریخ بیعت 1991 ساکن جھواں گوٹھی ڈاکخانہ رانی گنج وارڈ نمبر ۵ ضلع پرسہ صوبہ نرائن بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 24 مارچ 2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سونے کے کانٹے 630 ملی گرام ،نھتنی دو گرام ، پازیب چاندی کی 100 گرام ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے نیپالی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبداللہ الامۃ: حاسبون خاتون گواہ: رفیع احمد نسیم

مسل نمبر 6898 میں بشریٰ بیگم زوجہ مکرم مولوی اکبر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن کٹھمنڈو ڈاکخانہ کٹھمنڈو ضلع کھٹمنڈو صوبہ باگمتی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 23 مارچ 2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیور ہار ایک عدد 12 گرام، کان کے پھول دو جوڑے 6 گرام، انگوٹھی دو عدد سونے کی 6 گرام، نتھنی ایک عدد 730 ملی، ناک کا پھول سونے کا 2 گرام، پازیب چاندی کی 200 گرام ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے نیپالی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مسلم راوت
الامۃ: بشریٰ بیگم گواہ: رفیع احمد نسیم

مسل نمبر: 6899 میں امین راوت گدی ولد امیر اللہ راوت گدی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال تاریخ بیعت 1991 ساکن پرسونی بھاٹہ ڈاکخانہ یونٹ رانی گنج ضلع پرسہ صوبہ نارائنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 24 مارچ 2013 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 10000 روپے نیپالی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ثمین احمد العبد: امین راوت گدی گواہ: جلیل راوت گدی

مسل نمبر: 6900 میں فریدہ طلعت زوجہ مکرم رضوان احمد سلطان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 19 فروری 2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیورات: زنجیر وزن 8.700 گرام، لاکٹ 2.850 گرام، کانٹے 6.340 گرام، انگوٹھی 3.330 گرام، انگوٹھی 3.240 گرام، پازیب نقرئی 10 گرام۔ حق مہر بذمہ خاوند 60000 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: قریشی محمد فضل اللہ الامۃ: فریدہ طلعت گواہ: رضوان احمد سلطان

مسل نمبر: 6901 میں محمد عمران (پربجیت سنگھ) ولد نریندر سنگھ قوم بھبانہ پیشہ باروچی عمر 36 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن 5 OTTO . HAAN LATAZ HEDELBERG 69126 GERMANY بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 13 جنوری 2013 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 1300 یورو ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: مبشر احمد طاہر العبد: محمد عمران گواہ: مبارک احمد

ملکی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سندر پور کیٹھا بنگال ۲۷ اپریل ۲۰۱۳ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زیر صدارت محترم زونل امیر صاحب مرشد آباد منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آپ ؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ اس موقعہ پر کثیر تعداد میں غیر احمدی بھائی بھی شامل ہوئے اور انہوں نے اپنے تاثرات میں خوشی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس جلسہ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔ (محمد سلیم معلم سلسلہ)

جلسہ یوم خلافت

ھبلی ۲۷ مئی ۲۰۱۳ مکرم عبدالحی صاحب کے مکان پر جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم رفیق خان صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خلافت کے موضوع پر پانچ تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب و دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (فضل حق خان۔ مبلغ سلسلہ ہبلی)

پندرہ روزہ تربیتی کلاسز

سکندر آباد یکم تا ۱۵ مئی ۲۰۱۳ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ۱۵ روزہ تربیتی کلاس الٰہ دین بلڈنگ اور چکل گوڑہ میں منعقد ہوئیں جس میں قرآن کریم ناظرہ، قرآن کریم باترجمہ، سادہ اردو نماز سادہ اور باترجمہ سکھائی گئی۔ کثیر تعداد میں اس میں خدام و اطفال اور انصار نے حصہ لیا۔ اس موقع پر ورزشی مقابلہ جات بھی منعقد ہوئے۔

(حافظ سید رسول، مبلغ سلسلہ سکندر آباد)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی پھوپی مرحومہ امۃ المریم صدیقہ بانو اڑیسہ (کیرنگ) کی وفات بعمر ۴۰ سال مورخہ ۱۴ مئی ۲۰۱۳ کو ایک ٹرین حادثہ میں ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوفہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ موصوفہ کی مغفرت اور درجات کی بلندی اور افراد خاندان کے صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (طاہر محمود۔ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

دُعائیہ تقریب آمین

مورخہ ۳۱ مارچ ۲۰۱۳ کو کٹک اڑیسہ میں دو بچوں کی تقریب آمین محترم زونل امیر صاحب کٹک نے قرآن کریم پڑھا کر کی۔ ہر دو بچوں کے نام یہ ہیں۔ عزیزہ عتیقہ اسماعیل بنت جناب محمد اسماعیل صاحب آف کٹک۔ عزیز محمد توصیف احمد ہر دو بچوں کی عمر ۸ سال سے کم ہے۔ بچوں کی والدہ زاہدہ فردوس صاحبہ کٹک میں لجنہ اماء اللہ کی جنرل سیکرٹری ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز اہل خانہ اور اہل خاندان کیلئے بہت بابرکت کرے۔ آمین۔ خوشی کے اس موقع پر شامل تقریب احباب کی شیرینی سے تواضع کی گئی۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(سید قیام الدین برق مُربی دعوۃ الی اللہ مقیم لکھنؤ)

جلسہ تالبر کوٹ اڈیشہ

تالبر کوٹ اڈیشہ: ۱۱/اپریل ۲۰۱۳ء الحمد للہ تالبر کوٹ اڈیشہ کا جلسہ سالانہ بتاریخ ۱۱/اپریل ۲۰۱۳ کو منعقد ہوا جس کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ اس جلسہ کی دو نشستیں تھیں۔ پہلا سیشن مکرم زونل امیر صاحب ساؤتھ زون اُڈیشہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ پرچم کشائی کے بعد تلاوت قرآن مجید مکرم مصور علی صاحب نے کی۔ نظم مکرم نعیم خان صاحب نے پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد پہلی تقریر مکرم جمال شریعت احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے خلافت کی ضرورت اور اہمیت کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی عبدالوکیل نیاز صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے احمدیت اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر کی۔ جس کے بعد پہلے سیشن کا اختتام ہوا۔ دوسرا سیشن بعد نماز ظہر وعصر محترم مولوی عبدالوکیل نیاز صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ یہ سیشن جلسہ پیشوایان مذاہب کے طور پر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مختلف مذاہب کے مذہبی رہنماؤں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس جلسہ میں کثیر تعداد میں گرد و نواح کے غیر مسلم احباب بھی شامل ہوئے۔ جلسہ کی کل حاضری ۱۹۰۰ افراد پر مشتمل تھی۔

(سلیمان خان معلم سلسلہ تالبر کوٹ)

Contact For: MARBEL, TILE FITTING, GRANIDE POLISHING & ALL KINDS OF PAINTING

ماربل فٹنگ، ٹائل فٹنگ، گرینائیڈ کی رگڑائی، بلڈنگ پینٹ وغیرہ کیلئے محمد شیر علی قادیان سے رابطہ کریں۔

Please contact for quality construction works

Mohammad Sheir Ali : +91 9815108023, +91 9646197386

MOHALLA AHMADIYYA, QADIAN-143516 DT. GURDASPUR, PUNJAB (INDIA)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

دوسری بات جو بیان کرنا چاہتا ہوں، وہ بھی اس سے متعلقہ ہی ہے اور وہ ہے صبر، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **واستعینوا بالصبر والصلوۃ**۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے صبر اور دعا کے ذریعہ سے مدد مانگو۔ اب کون ہے جس کو ہر لمحے اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت نہیں ہے؟ لیکن یہ مدد ملتی ہے صبر اور دعا سے، لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر اور دعا کا حق بھی وہی ادا کر سکتے ہیں جو عاجز ہوں۔ فرمایا **وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین**۔ اور عاجزی اور فروتنی اختیار کرنے والوں کے علاوہ یہ باقی لوگوں کے لئے بہت مشکل امر ہے۔

پس یہاں عاجزی کو صبر اور دعا کے ساتھ ملا کر پھر اللہ تعالیٰ کی مدد کے حصول کا ذریعہ بنایا، یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد ملتی ہے دعاؤں کی طرف توجہ سے اور صبر سے اور یہ خصوصیت صرف اُنہی لوگوں میں ہوتی ہے جو عاجزی دکھانے والے ہیں۔ اور یہ عاجزی خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والوں کا شیوہ ہے۔ یہ عاجزی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کا شیوہ ہے۔ پس جب ہر سطح پر عاجزی ہو، اللہ تعالیٰ نے جو اپنے حقوق بتائے ہیں، اُن کی بھی دعا اور مستقل مزاجی سے، کوشش سے ادائیگی ہو اور انتہائی عاجز ہو کر انسان خدا تعالیٰ کے دَر پر گرے، تو خدا تعالیٰ کی مدد شاملِ حال ہوتی ہے۔ اور جو بندوں کے حقوق خدا تعالیٰ نے بتائے ہیں، اُن کی ادائیگی کی طاقت بھی خدا تعالیٰ سے مانگو اور وسعتِ حوصلہ دکھاؤ تو خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہرو گے۔

پس ہمیں چاہئے کہ اس رمضان میں ہم اپنے جائزے لیں اور اُن تمام باتوں یا اُن مناجات کے تحت اپنے جائزے لیں جو میں نے بتائے ہیں کہ کس حد تک اس رمضان میں ہم نے اپنی حالتوں کو خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اور اس طرف قدم بڑھانے شروع کر دیئے ہیں، ورنہ جیسا کہ میں نے کہا رمضان ہر سال آتا ہے اور آتا رہے گا اور ہم ہر سال اس میں سے، جب تک زندگی ہے، گزرتے ہوئے قرآنِ کریم کے اس مہینے میں نازل ہونے کی علمی بحث سنتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ’’ھدی للناس‘‘ کہہ کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ صرف اس کی سطح تک ہی نہ رہو، اپنے آپ کو صرف سطح پر ہی نہ رکھو، صرف علمی بحثوں میں نہ اُلجھے رہو، کہ نازل ہوا قرآنِ کریم تو اُس کا کیا مطلب ہے یا کیا نہیں ہے؟ بلکہ گہرائی میں جا کر اس ہدایت کے موتی تلاش کر کے اُنہیں اپنی دنیا اور آخرت سنوارنے کا ذریعہ بناؤ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس عظیم کتاب کی تعلیم کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا کر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن سکیں اور یہ رمضان ہمیں پہلے سے بڑھ کر قرآنِ کریم کا علم وعرفان عطا کرنے والا بھی ہو اور اپنا قرب دلانے والا بھی ہو۔

❁❁❁

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی جانب سے تبلیغی ٹور

قادیان مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے چار ممبران مکرم رفیق احمد قمر صاحب، مکرم عدیل احمد خادم صاحب، مکرم سید شرجیل احمد صاحب، مکرم عدنان احمد صاحب کو مورخہ ۴، ۵ مئی تبلیغی ٹور بمقام چنڈی گڑھ، شملہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ اس دوران پنجاب یونیورسٹی چنڈی گڑ، باہرا یونیورسٹی ضلع سولن ہماچل، کے وائس چانسلر صاحبان اور دیگر کئی پروفیسر صاحبان کو اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے اور جماعتی کتب و لیف لیٹ تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ (مہتمم مقامی قادیان)

نکاح وشادی خانہ آبادی

خاکسار کے برادر نسبتی عزیزم مکرم رفیق احمد بیگ صاحب ولد محترم مرزا حسن احمد بیگ صاحب آف ہمایت نگر حیدر آباد کا نکاح بتاریخ 17 جون 2013 عزیزہ طیبہ بتول صاحبہ بنت مکرم خلیل احمد فضل صاحب (مرحوم) آف یادگیر (کرناٹک) کے ساتھ مبلغ 66 ہزار روپئے حق مہر پر مکرم نوید الفتح صاحب مبلغ سلسلہ نے مسجد احمدیہ یادگیر میں بعد نماز مغرب پڑھایا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کیلئے ہر جہت سے باعث برکت بنائے۔ آمین۔

(کرشن احمد۔ کارکن ہفت روزہ بدر قادیان)

’’اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں‘‘

ZUBER ENGINEERING WORK

زبیر احمد شحنہ   (الیس اللہ بکافٍ عبدہ)

Body Building All Types of Welding and Grill Works

Cell: 09886083030, 09480943021

HK Road- YADGIR-585201

Distt. Gulbarga (KARNATKA)

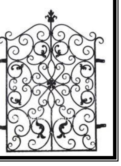

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday Ist August 2013 IssueNo.31

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

رمضان ہمیں یہ یاددہانی کروانے کے لئے آتا ہے کہ قرآنِ کریم کی تعلیم کی روشنی میں ہر مسلمان اپنے اندر قربانی کی روح پیدا کرے

رمضان المبارک کی اہمیت و برکات کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14 جون 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل آیت کی تلاوت فرمائی:۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ (البقرہ: ۱۸۶)

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم سہولت سے گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ رمضان کا مہینہ ایک مسلمان کی زندگی میں کئی بار آتا ہے اور ایک عمل کرنے والے مسلمان کو یہ بھی علم ہے کہ رمضان کے مہینے میں قرآنِ کریم کا نزول شروع ہوا۔ ایک باعمل اور کچھ علم رکھنے والے مسلمان کو یہ بھی پتا ہے کہ رمضان کے مہینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہر سال اُس وقت تک جتنا بھی قرآن نازل ہوا ہوتا تھا، اُس کا دَور حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے، سوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری سال کے، جب قرآنِ کریم مکمل نازل ہو چکا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خوشخبری مل گئی تھی کہ

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ

کہ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور اسلام کو دین کے طور پر تمہارے لئے پسند کر لیا۔

اس آخری سال میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دفعہ جبرئیل نے قرآنِ کریم کا دور دو مرتبہ مکمل کروایا ہے۔ پس قرآنِ کریم کی رمضان کے مہینے کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے۔ ہر سال جب رمضان آتا ہے ہمیں اس طرف بھی توجہ دلاتا ہے کہ یہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآنِ کریم نازل ہوا۔ گویا رمضان ہمیں اپنے اور فیوض کے ساتھ اس بات کی بھی یاددہانی کے لئے آتا ہے کہ اس مہینے میں قرآنِ کریم کا نزول ہوا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت جو میں نے آیت تلاوت کی ہے، اُس کے صرف پہلے حصے کے بارے میں کچھ کہوں گا، آخری حصے کے بارے میں نہیں۔ پس یہ رمضان اس بات کی بھی یاددہانی کرواتا ہے کہ اس عظیم کتاب میں انسانوں کے لئے ہدایت و رہنمائی کی تعلیم ہے۔ اس بات کی یاددہانی کرواتا ہے کہ اس میں حق اور باطل میں روشن نشانوں کے ساتھ فرق ظاہر کیا گیا ہے۔ اس بات کی یاددہانی کرواتا ہے کہ روزوں کی فرضیت کی کتنی اہمیت ہے اور کس طرح رکھنے ہیں؟ اس بات کی بھی یاددہانی کرواتا ہے کہ قرآنِ کریم کی تعلیم مکمل اور جامع ہے لیکن ان سب باتوں کی یاددہانی کا فائدہ تبھی ہے جب ہم اس یاددہانی کی روح کو سمجھنے والے ہوں، ورنہ رمضان تو ہر سال آتا ہے اور آتا رہے گا انشاء اللہ اور ہم اس کی اہمیت سن کر خوش ہوتے رہیں گے۔ اس یاددہانی کا فائدہ تو تب ہوگا جب ہم اپنے عمل پر اس اہمیت کو لاگو کریں گے۔

پس یہ مقصد تب پورا ہو گا جب شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ کے الفاظ سنتے ہی قرآنِ کریم ہمارے ہاتھوں میں آ جائے گا اور ہم زیادہ سے زیادہ اُس کے پڑھنے کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ رمضان کی اس یاددہانی کا مقصد تب پورا ہوگا جب ہم ان دنوں میں قرآنِ کریم کے مطالب کو سمجھنے اور غور کرنے کی کوشش کریں گے تا کہ ''ھدی للناس'' کی حقیقت ہم پر واضح ہو۔ رمضان اور قرآن کی نسبت جو آپس میں ہے، اس کی یاددہانی اُس وقت ہم پر واضح ہوگی جب ہم قرآنِ کریم کے حکموں کو کوشش کر کے خاص طور پر اس مہینے میں تلاش کرنے کی کوشش کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ رمضان ہمیں یہ یاددہانی کروانے کے لئے آتا ہے کہ قرآنِ کریم کی تعلیم کی روشنی میں ہر مسلمان اپنے اندر قربانی کی روح پیدا کرے۔ خدا تعالیٰ اور خدا تعالیٰ کی جماعت کی خاطر خلافتِ احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر، جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کا جو عہد کیا ہے، اُس کو نبھانے کے لئے اپنے جائزے لے کر اس کو نبھانے کی کوشش کریں۔ یہ جائزے لیں کہ کس حد تک اپنے عہدوں کو نبھا رہے ہیں اور کس حد تک یہ عہد نبھانے کا جذبہ دل میں موجود ہے۔ اس قربانی کے لئے قرآنِ کریم میں کیا احکامات ہیں؟ اُن میں یہ تلاش کریں۔

ہمیں یہ یاددہانی کروانے کے لئے یہ مہینہ ہے کہ اگر حبّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر اسوے کے ہر پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ یہ یاددہانی یہ مہینہ کروانے آیا ہے کہ اس بات کی تلاش کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے ''رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ'' کا مقام کس طرح پایا؟ کیونکہ یہ صحابہ بھی ہمارے لئے اسوہ ہیں۔ پس یہ مہینہ ہمیں اس بات کی یاددہانی کے لئے بھی آیا ہے کہ اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لے جانے کی کوشش کرو۔ زمانے کے لحاظ سے تو ہم نہیں جا سکتے لیکن قرآنِ کریم کی تعلیم تو ہمارے سامنے اصل حالت میں موجود ہے جو اُس زمانے میں پہنچانے کے راستے آسان کرتی ہے۔ یہ مہینہ ہمیں اس بات کی یاددہانی کروانے آیا ہے کہ دنیا کو بتاؤ کہ دنیا کے امن کی ضمانت اور دنیا میں امن قائم کرنے کی حقیقی تعلیم قرآنِ کریم ہی ہے۔ دنیا کو بتاؤ کہ دنیا میں امن کے قیام کا کامل نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی ہے۔ یہ یاددہانی یہ مہینہ ہمیں کروانے آتا ہے کہ قرآنِ کریم ہی وہ کتاب ہے جو اپنے ہر حکم کے بارے میں دلیل سے بات کرتی ہے۔ اُس کے لئے ہمیں خود بھی قرآنِ کریم پر غور اور اس کی تفسیر کو پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اُن لوگوں میں شامل ہونے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس یہ مہینہ جہاں ہمیں بہت سی خوشخبریاں دیتا ہے، وہاں بہت سی ذمہ داریاں بھی ڈالتا ہے اور ہوشیار بھی کرتا ہے۔ ہمیں یاددہانی کرواتا ہے کہ اپنے جائزے لیتے رہو کہ کس حد تک قرآنِ کریم کی تعلیم پر عمل کر رہے ہو۔ اپنے جائزے لیتے رہو کہ کس حد تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فکروں کو دور کرنے کا باعث بن رہے ہو۔ ورنہ نہ رمضان ہمیں کوئی فائدہ دے سکتا ہے نہ ہی قرآنِ کریم ہمیں کوئی فائدہ دے گا۔

خدا تعالیٰ ہمیں جس قسم کا انسان اور مؤمن بنانا چاہتا ہے، اُس کے لئے اُس نے قرآنِ کریم میں سینکڑوں کی تعداد میں احکامات دیئے ہیں اور اس زمانے میں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلائی ہے۔

اس وقت میں دو باتوں کا ذکر کروں گا جو اللہ تعالیٰ نے ایک مؤمن کی خصوصیات بیان کی ہیں، اُن سینکڑوں احکامات میں سے جو قرآنِ کریم میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں۔ کیونکہ یہ باتیں ہمارے آپس کے تعلقات اور معاشرے کے امن کے لئے ضروری ہیں۔ اور جو اصل فائدہ ہے ان کا، وہ تو ہے ہی، کہ جس طرح باقی احکامات پر عمل کر کے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے، اُسی طرح ان باتوں پر بھی عمل کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا۔

اُن میں سے پہلی بات تو عاجزی اور انکساری ہے۔ یہ بہت سے مسائل کا حل ہے

روزے تبھی فائدہ دیں گے جب قرآنِ کریم کی تعلیمات پر عمل ہو۔

پس وہ لوگ جن کے آپس کے جھگڑے صرف اَناؤں اور تکبر کی وجہ سے طول پکڑے ہوئے ہیں، اُنہیں اس رمضان میں عاجزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے، صلح کی طرف ہاتھ بڑھانے چاہئیں۔ اُن عباد الرحمان میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کے لئے زمین میں عاجزی سے چلتے ہیں۔ ہر وقت اس بات کے حریص رہتے ہیں کہ ہمارا خدا ہم سے راضی ہو جائے چاہے دنیاوی نقصان برداشت کرنا پڑے۔

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان